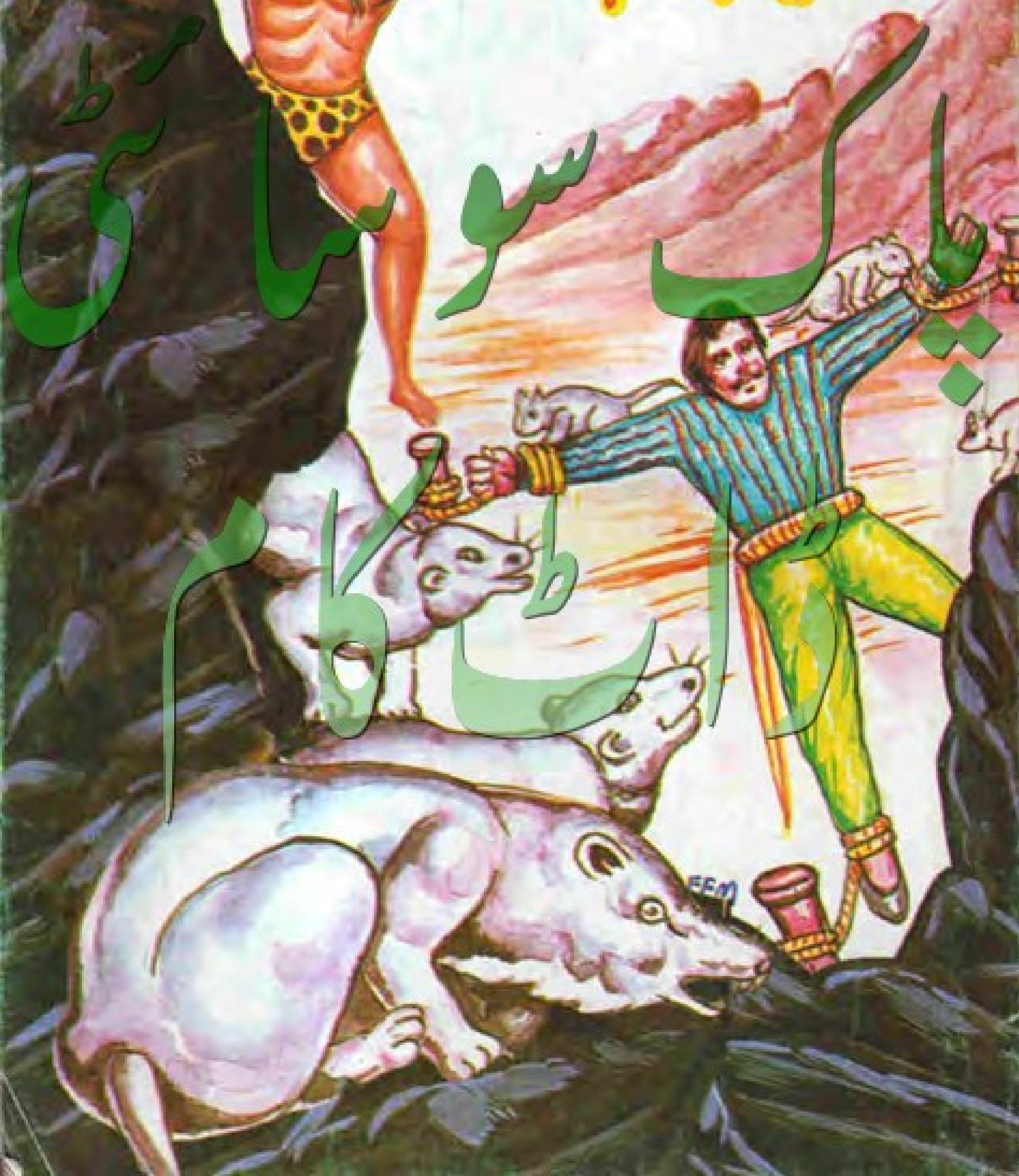
ٹارزن
اور زہریلے چوہے



ناشران ----- محمد ارسلان قریشی
---------- محمد علی قریشی
ایڈوائزر ----- محمد اشرف قریشی
طابع ------ سلامت اقبال پرنٹنگ پریس ملتان





آدھی رات کا وقت تھا۔ تاشار قبیلے کے وحشی اپنی جھونپڑیوں میں آرام سے سو رہے تھے۔ قبیلے کے کچھ وحشی قبیلے کی حفاظت کے لئے پہرہ دیتے تھے جو قبیلے کے چاروں طرف نیزے اور تلواریں لئے گھومتے رہتے تھے تاکہ وہ سیاہ جنگل کے جنگلی جانوروں اور شیطانی قبیلوں سے اپنے قبیلے والوں کو بچا سکیں۔

تاشار قبیلہ ٹارزن کے جنگلوں کے شمالی سمت میں تھا جہاں عقب میں اونچی اونچی پہاڑیاں تھیں اور ان پہاڑیوں کے پیچھے سمندر تھا۔ قبیلے سے پہاڑیاں زیادہ فاصلے پر نہیں تھیں۔ ان قبیلے والوں کو سمندر میں مچھلیاں پکڑنے کے لئے یا تو جنگل میں لمبا چکر کاٹ کر ساحل کی طرف جانا پڑتا تھا یا پھر پہاڑیوں پر

چڑھ کر وہ دوسری طرف جاتے تھے۔

چاند کی چونکہ آخری تاریخیں تھیں اور آسمان پر بادل چھائے ہوئے تھے اس لئے جنگلوں میں گہری تاریکی چھائی ہوئی تھی۔

اس تاریکی میں پہاڑیوں پر سے کچھ سفید فام افراد ہاتھوں میں بڑے بڑے ڈبے لئے نہایت احتیاط سے اتر کر اس طرف آ رہے تھے۔ ان سفید فاموں کی تعداد چار تھی اور انہوں نے چہروں پر سیاہ نقاب لگا رکھے تھے۔ ان کے پاس ہیوی ٹارچیں بھی تھیں لیکن انہیں روشنی میں قبیلے کا کوئی وحشی دیکھ نہ لے اس لئے وہ اندھیرے میں ہی پہاڑی سے نیچے اتر رہے تھے۔

یہ چاروں سفید فام کچھ دیر پہلے سمندر کے راستے ایک بڑے اسٹیمر میں آئے تھے۔ ان کے ساتھ کچھ اور افراد بھی تھے لیکن ان میں سے صرف چار ہی سفید فاموں نے اسٹیمر سے اسلحہ، ٹارچیں اور بڑے بڑے ڈبے اٹھائے اور پہاڑی چڑھنا شروع ہو گئے اور پھر وہ پہاڑی سے اتر کر اس طرف آنے لگے جیسے وہ پہلے سے ہی جانتے ہوں کہ تاشار قبیلہ اسی طرف آباد

ہے۔ ان سفید فاموں کو اندھیرے میں پہاڑی سے نیچے آنے میں مشکل تو ہو رہی تھی لیکن وہ احتیاط سے اور قبیلے میں جگہ جگہ جلتی ہوئی مشعلوں کی روشنیاں دیکھتے ہوئے نیچے اترتے چلے آ رہے تھے۔

کچھ ہی دیر میں وہ چاروں پہاڑی سے اتر کر نیچے آ گئے اور وہ پہاڑیوں کے پاس ہی رک گئے۔ پہاڑی چڑھنے اور اترنے میں وہ چونکہ خاصے تھک چکے تھے اس لئے وہ زمین پر بیٹھ کر گہرے گہرے سانس لینا شروع ہو گئے تھے۔

”یہ قبیلہ تو خاصا بڑا ہے۔ یہاں کم از کم سو جھونپڑیاں تو ضرور موجود ہوں گی“۔ ایک سفید فام نے اپنے ساتھ موجود دوسرے سفید فام سے مخاطب ہو کر کہا۔

”ہاں۔ لگتا تو ایسا ہی ہے لیکن اس قبیلے کے بارے میں فورگن زیادہ جانتا ہے کیونکہ کچھ دن پہلے وہ ہیلی کاپٹر سے اس قبیلے کو اوپر سے چیک کر کے گیا تھا کیوں فورگن“۔ اس سفید فام نے دائیں طرف موجود سفید فام کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ میں یہاں کا فضائی سروے کر چکا ہوں۔ یہاں سو سے زائد جھونپڑیاں موجود ہیں اور اس قبیلے میں تین سو سے چار سو وحشی ضرور رہتے ہیں“۔ فورگن نامی سفید فام نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تو کیا تم نے آج اس سارے قبیلے کو ختم کرنے کا ارادہ کر لیا ہے“۔ تیسرے سفید فام نے کہا۔

”ہاں جیمسن۔ میں آج اس سارے قبیلے کو ختم کر دوں گا اسی لئے تو میں یہاں آیا ہوں“۔ فورگن نے جواب دیا۔

”کیا تمہاری اس قبیلے سے کوئی دشمنی ہے“۔ چوتھے سفید فام نے پوچھا۔

”نہیں۔ میری بھلا ان قبیلے والوں سے کیا دشمنی ہو سکتی ہے“۔ فورگن نے کہا۔

”تو پھر تم ان سب کو کیوں ہلاک کرنا چاہتے ہو“۔ جیمسن نے پوچھا۔

”میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ میں نے جو سائنسی تجربہ کیا ہے وہ اس قدر کامیاب ہو سکتا ہے کہ ایک ساتھ بے شمار انسان ہلاک ہو سکتے ہوں“۔ فورگن نے کہا۔

”مگر یہ تجربہ تم یہاں اتنی دور آ کر کیوں کر رہے ہو۔ یہ تجربہ تم اپنے ملک اپنے شہر میں بھی تو کر سکتے تھے“۔ مارگ نامی ایک سفید فام نے کہا۔

”نہیں۔ اگر میں یہ تجربہ اپنے ملک میں کرتا تو میں وہاں پکڑا جا سکتا تھا اور قانونی طور پر مجھے عام انسانوں کو ہلاک کرنے کی کوئی اجازت نہیں دے سکتا تھا اسی لئے میں نے سوچا کہ میں یہاں ان جنگلوں میں آ کر ایسے ہی کسی قبیلے پر تجربہ کروں گا۔ مجھے یقین ہے کہ میرا یہ تجربہ کامیاب رہے گا اور کامیاب تجربے کی صورت میں یہاں ہونے والی ہلاکتوں کا کسی کو پتہ بھی نہیں چلے گا اور نہ ہی ہلاکتوں کے بعد میری تلاش میں یہاں کوئی قانون میرے پیچھے آئے گا“۔ فورگن نے کہا۔

”لیکن تم ایسا تجربہ کرنا ہی کیوں چاہتے ہو جس سے سینکڑوں انسان ہلاک ہو سکتے ہیں“۔ اس کے چوتھے ساتھی ناتھن نے کہا۔

”میں اپنے ملک کے بارے میں سوچ رہا ہوں ناتھن۔ ہمارا ہمسایہ ملک ہمارا سب سے بڑا دشمن ہے

اور آئے دن اس کی فوجیں ہماری سرحدوں پر آتی رہتی ہیں۔ ہر روز خبریں آتی ہیں کہ آج جنگ چھڑی کہ کل چھڑی۔ ہمارے دشمن ملک فراگے کی فوج بہت بڑی ہے۔ جس دن انہوں نے ہم پر حملہ کر دیا۔ ہماری فوج انہیں کسی بھی طرح سے آگے بڑھنے سے نہیں روک سکے گی۔ فراگے کی فوج دنوں کی بجائے چند ہی گھنٹوں میں ہماری فوج کو روندتی ہوئی ہمارے ملک میں داخل ہو جائے گی اور پھر ہمارے ملک پر فراگے کا قبضہ ہو گا صرف فراگے گا۔ لیکن میں اپنے دشمن ملک کا یہ مقصد کبھی کامیاب نہیں ہونے دوں گا۔ اسی لئے میں نے دن رات محنت کی تھی۔ میں یہی سوچتا رہتا تھا کہ ایسا کون سا طریقہ ہو کہ ملک فراگے کی فوج کو کسی طرح ہمارے ملک میں داخل ہونے سے روکا جا سکے اور وہ بھی اس طریقے سے کہ ان سے ہمارے ملک کی فوج کو بھی کوئی نقصان نہ ہو۔ ایسا تب ہی ہو سکتا تھا جب ہماری اور فراگے کی فوج ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہی نہ آئیں اور سرحد کی دوسری طرف فراگے کی تمام فوج ہلاک ہو جائے۔

سوچ سوچ کر میرے ذہن میں ایک نیا اور انوکھا منصوبہ آیا اور میں نے اس منصوبے پر کام کرنا شروع کر دیا۔ دو سال کی مسلسل محنت کے بعد آخر کار میں تجربات کر کر کے ایک ایسا زہر بنانے میں کامیاب ہو گیا جو صرف انسانوں پر ہی اثر کر سکتا ہے کسی جانور پر نہیں اور یہ زہر کسی بھی جانور کے دانتوں پر لگایا جا سکتا ہے۔ اگر وہ جانور کسی انسان کو کاٹ لے تو وہ انسان فوراً ہلاک ہو جاتا ہے۔ میرا بنایا ہوا زہر مامبا اور بلیک اور گرین وائپرز نامی سانپوں کے زہر سے بھی زیادہ طاقتور اور خطرناک ہے جو طاقتور سے طاقتور انسان کو ایک لمحے میں ہلاک کر سکتا ہے۔ میں نے سوچا کہ میں اپنا بنایا ہوا زہر جس کا نام میں نے کالی موت رکھا ہے ایسے جانوروں کے دانتوں پر لگا دوں جو انسانوں کو ہر صورت میں کاٹتے ہوں۔ میں نے جانوروں کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو مجھے معلوم ہوا کہ سیاہ جنگلوں میں کچھ ایسے سفید چوہے پائے جاتے ہیں جو عام چوہوں سے کافی بڑے ہوتے ہیں اور ان کے دانت بھی کافی تیز اور نوکیلے ہوتے

ہیں اور ان چوہوں کے بارے میں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ان کے سامنے اگر کوئی انسان آ جائے تو وہ اس وقت تک اس کا پیچھا نہیں چھوڑتے جب تک کہ وہ اس انسان کو ایک بار کاٹ نہ لیں۔ گو کہ ان کے کاٹنے سے انسانی جسم میں ہلکا پھلکا وائرس پھیلتا ہے جس سے انسان کچھ وقت کے لئے معمولی سا بیمار ہو جاتا ہے لیکن ان سفید چوہوں کی فطرت ایسی ہی ہے کہ وہ انسان کے دشمن ہوتے ہیں اس کے علاوہ ان چوہوں کی ایک اور خاصیت یہ بھی ہے کہ ان کی نسل تیزی سے بڑھتی ہے اگر کسی جگہ چند جوڑے رکھ دیئے جائیں تو وہ ایک وقت میں کئی کئی بچے دیتے ہیں اور دنوں میں ان کا قد بھی بڑھ جاتا ہے۔ چنانچہ میں نے سیاہ جنگل میں آ کر چند سفید چوہوں کو پکڑا اور انہیں اپنے ساتھ لے گیا۔ چند ہی ماہ میں واقعی ان چوہوں کی تعداد بے حد بڑھ گئی تھی۔ میں نے ان سفید چوہوں کے دانتوں پر اپنا بنایا ہوا مخصوص زہر لگا دیا اور پھر میں نے چند چوہوں سے اپنے علاقے سے دور جا کر کچھ لوگوں پر تجربہ کیا۔ ان چوہوں نے جیسے ہی

لوگوں کو کاٹا وہ لوگ وہیں ہلاک ہو گئے تھے۔ لیکن میں اپنے تجربے کو تب کامیاب قرار دے سکتا تھا جب میں ایک ساتھ بے شمار افراد کو ان زہریلے چوہوں سے ہلاک کراؤں اور اس کے لئے مجھے کسی ایسی جگہ کی تلاش تھی جہاں سینکڑوں افراد رہتے ہوں اور وہاں کوئی قانون نہ ہو۔ جنگل میں موجود قبیلوں کے بارے میں خیال آتے ہی میں نے اس طرف کا رخ کیا تھا اور پھر میں نے اس قبیلے کے بارے میں معلومات حاصل کرنا شروع کر دیں جو ساحل سمندر کے نزدیک تھا۔ یہاں کافی تعداد میں وحشی موجود ہیں۔ ان کی تعداد کا تعین کر کے ہی میں اپنے ساتھ سفید زہریلے چوہے لایا ہوں تاکہ میں ان چوہوں کو ان قبیلے والوں پر چھوڑ سکوں۔ ان چوہوں کو چونکہ میں نے پالا ہے اور میں نے چوہوں کو آج تک سوائے انسانی گوشت اور خون کے کچھ کھانے نہیں دیا ہے اس لئے یہ زہریلے ہونے کے ساتھ ساتھ آدم خور بھی بن چکے ہیں۔ ایک بار یہ چوہے اس قبیلے میں گھس گئے تو پھر ان میں سے کوئی وحشی زندہ نہیں بچ سکے گا“۔ فورگن

نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''تمہارا یہ تجربہ گو کہ اپنے ملک کے مفادات کے لئے ہے لیکن یہ بھی تو سوچو کہ تم اگر زہریلے چوہے فراگے کی فوج کو ہلاک کرنے کے لئے بھیجو گے تو کیا یہ چوہے پلٹ کر واپس نہیں آ جائیں گے اور تم یہ بھی کہہ رہے ہو کہ ان چوہوں کی نسل بھی تیزی سے بڑھتی ہے اگر ان آدم خور اور زہریلے چوہوں کی نسل ہمارے ملک میں بھی پہنچ گئی تو کیا ہو گا''۔ مارگ نے کہا۔

''ہاں مارگ ٹھیک کہہ رہا ہے۔ ہم اب جن چوہوں کو قبیلے کی طرف بھیج رہے ہیں یہ پلٹ کر ہماری طرف بھی تو آ سکتے ہیں''۔ ناتھن نے کہا۔

''گھبراؤ نہیں۔ اس طرف آنے سے پہلے میں نے تم سب کو ایک مخصوص خوشبو لگانے کے لئے کہا تھا جو تم نے بھی لگا لی تھی اور میں نے بھی۔ زہریلے چوہے اس خوشبو سے نفرت کرتے ہیں اور جہاں خوشبو ہو وہاں سے دور بھاگ جاتے ہیں اس لئے یہ چوہے ہماری طرف نہیں آئیں گے اور نہ ہمیں کوئی نقصان

پہنچائیں گے''۔ فورگن نے مسکرا کر کہا۔

''پھر ٹھیک ہے۔ بہرحال چونکہ تم محب وطن ہو اور تمہارا یہ تجربہ ملک کے مفاد کے لئے ہے اس لئے ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ ان وحشی قبیلوں سے ہمیں کوئی ہمدردی نہیں ہے اور یہ بھی درست ہے کہ ان جنگلوں میں کوئی قانون نہیں ہوتا جو ہمارے لئے بعد میں سر درد کا باعث بن سکے''۔ جیمسن نے کہا۔

''تو کیا اب ہم ان چوہوں کو چھوڑ دیں''۔ مارگ نے پوچھا۔

''ہاں چھوڑ دو''۔ فورگن نے کہا تو ان تینوں نے اثبات میں سر ہلائے اور وہ ڈبے اٹھا کر انہیں کھولنے لگے۔ انہوں نے ڈبوں کا کھلا ہوا منہ دوسری طرف کر دیا تھا۔ جیسے ہی انہوں نے کھلے ہوئے ڈبے نیچے رکھے ان ڈبوں میں سے سفید رنگ کے بڑے بڑے چوہے چیں چیں کرتے ہوئے نکلے اور تیزی سے سامنے کی جانب بھاگتے چلے گئے۔

چوہے سفید خرگوشوں سے کچھ ہی چھوٹے تھے۔ وہ ڈبوں سے نکلتے ہی تیزی سے قبیلے کی جانب بھاگے جا

رہے تھے۔ چار ڈبوں میں سے دو سو سے زائد سفید چوہے نکلے تھے جو تاریکی میں قبیلے کی جانب بھاگ گئے تھے۔

"بس اب کچھ ہی دیر کی بات ہے۔ پھر اس قبیلے میں موت کا راج ہو گا اور یہ سارا علاقہ ان وحشیوں کی موت کی چیخوں سے گونجنا شروع کر دے گا"۔ فورگن نے بھیانک انداز میں مسکراتے ہوئے کہا تو اس کے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ٹارزن اپنے دوست منکو کے ساتھ نہایت تیز رفتاری سے جنگل کے شمال کی جانب بڑھا جا رہا تھا۔ منکو اس کی گردن سے چپکا ہوا تھا اور ٹارزن درختوں کی شاخوں پر چھلانگیں لگاتا اور جھولتا ہوا نہایت تیز رفتاری سے سفر کر رہا تھا۔

ٹارزن کے چہرے پر انتہائی پریشانی اور غصے کے ملے جلے تاثرات ابھرے ہوئے تھے۔ اسے کچھ دیر پہلے اس کے دوست مکاٹو طوطے نے اطلاع دی تھی کہ شمالی جنگل کے کنارے پر موجود تاشار قبیلے کے تمام وحشی پراسرار طور پر ہلاک ہو گئے ہیں اور وہاں ہر طرف وحشیوں کی لاشیں بکھری پڑی ہیں جن کی حالت ایسی ہے جیسے جنگل کے جانوروں نے انہیں نوچ

نوچ کر کھایا ہو۔

تاشار قبیلہ، ٹارزن کا دوست قبیلہ تھا اور قبیلے کے وحشی نہ صرف ٹارزن کو جنگلوں کا بادشاہ مانتے تھے بلکہ وہ اسے بڑا سردار کہتے تھے اور قبیلے کے سردار سمیت تمام افراد ٹارزن کا ہر حکم مانتے تھے۔ اس قبیلے میں تین سو سے زائد وحشی موجود تھے اور چونکہ یہ ایک امن پسند قبیلہ تھا اس لئے ٹارزن اس قبیلے کو بے حد پسند کرتا تھا۔

قبیلے کا سردار ناکورا ٹارزن کا دوست تھا۔ وہ چونکہ نیک عادات کا مالک تھا اس لئے ٹارزن بھی اسے بے حد پسند کرتا تھا۔ جب اسے مکاٹو طوطے نے اطلاع دی کہ سارے کا سارا قبیلہ سردار ناکورا سمیت ہلاک ہو چکا ہے تو ٹارزن کا غم و غصے سے برا حال ہو گیا تھا اور وہ اسی وقت منکو کے ساتھ تاشار قبیلے کی طرف روانہ ہو گیا۔

مسلسل اور کافی دیر سفر کرنے کے بعد جب وہ قبیلے میں پہنچا تو وہاں موجود لاشوں کو دیکھ کر ایک بار تو واقعی ٹارزن کا دل بھی دہل گیا۔ واقعی وہاں ہر

طرف وحشیوں کی لاشیں بکھری پڑی تھیں۔ لاشوں کی حالت بے حد بری تھی۔ یوں لگ رہا تھا جیسے رات کے وقت جنگل کے آدم خور درندوں نے وہاں حملہ کیا ہو اور قبیلے والے ان سے بچنے کے لئے بھاگتے دوڑتے رہے ہوں مگر درندوں نے ان میں سے کسی ایک کو بھی بچ نکلنے کا موقع نہ دیا ہو۔ نچی ہوئی لاشیں دیکھ کر منکو بھی بری طرح سے خوفزدہ ہو گیا تھا۔

''یہاں تو واقعی سب کے سب ہلاک ہو چکے ہیں''۔ منکو نے خوف سے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ سارا قبیلہ ختم ہو چکا ہے''۔ ٹارزن نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''لیکن راتوں رات یہ سب ہو کیسے گیا۔ کل تک تو سب ٹھیک تھا۔ لاشیں بھی ابھی تازہ معلوم ہو رہی ہیں۔ ایسا لگ رہا ہے جیسے رات کے وقت انہیں ہلاک کیا گیا ہے''۔ منکو نے کہا تو ٹارزن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''لیکن انہیں ہلاک کس نے کیا ہے۔ میرے جنگلوں میں تو کوئی آدم خور جانور موجود نہیں ہے اور میں نے

سیاہ جنگل میں ہر طرف زہریلے کانٹوں کی باڑ لگا رکھی ہے جنہیں عبور کر کے وہاں سے کوئی جانور بھی اس طرف نہیں آ سکتا ہے۔ پھر یہاں ایسے کون سے جانور آگئے تھے جنہوں نے ایک دو وحشیوں کو نہیں بلکہ قبیلے کے تمام وحشیوں کو ہلاک کر دیا ہے''۔ ٹارزن نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''ہاں سردار۔ ان لاشوں پر جگہ جگہ دانتوں کے باریک نشان بھی موجود ہیں۔ یہ نشان بڑے جانوروں کے نہیں ہیں۔ ذرا دیکھو ایسا لگ رہا ہے جیسے ان قبیلے والوں پر چھوٹے جانوروں نے حملہ کیا تھا اور ان لاشوں کی رنگت بھی نیلی نیلی سی ہے''۔ منکو نے ایک لاش کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا تو ٹارزن فوراً اس لاش پر جھک گیا اور پھر وہ غور سے لاش کی رنگت اور دانتوں کے چھوٹے چھوٹے نشانات دیکھنے لگا۔ یہ دیکھ کر ٹارزن کی آنکھوں میں حیرت ابھر آئی اور پھر وہ وہاں بکھری ہوئی مختلف لاشوں کو دیکھنے لگا۔ تمام لاشوں کی رنگت نیلی نیلی سی تھی اور ان لاشوں پر جگہ جگہ ایسے نشانات دکھائی دے رہے تھے جیسے انہیں

بڑے درندوں نے نہیں بلکہ چھوٹے چھوٹے جانوروں نے نوچ نوچ کر کھایا ہو۔

''مجھے تو یہ جنگلی چوہوں کا کام لگتا ہے''۔ منکو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ٹارزن چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

''تم ٹھیک کہہ رہے ہو منکو۔ دانتوں کے نشانات سے تو ایسا ہی لگ رہا ہے جیسے ان وحشیوں پر جنگلی چوہوں نے حملہ کیا ہو لیکن چوہے عام ہوں یا جنگلی، انسانی گوشت نہیں کھاتے ہیں اور ان وحشیوں کی رنگت جس طرح سے نیلی نیلی سی دکھائی دے رہی ہے اس سے یہ بھی لگ رہا ہے جیسے یہ سب کسی زہر سے ہلاک ہوئے ہوں اور پھر ان کی لاشوں کو آدم خور جانوروں نے کھایا ہو''۔ ٹارزن نے کہا۔

''زہر۔ اوہ۔ تو کیا یہاں آدم خور ناگوں نے حملہ کیا تھا''۔ منکو نے کہا۔

''ناگوں کی کئی نسلیں آدم خور ہوتی ہیں لیکن وہ ناگ اس طرح سے لاشیں نوچ نوچ کر نہیں کھاتے۔ ان میں اینا کونڈا جیسے بڑے بڑے اژدہے بھی شامل

ہوتے ہیں جو انسان کو سالم ہی نگل جاتے ہیں''۔ ٹارزن نے کہا وہ لاشوں کے ساتھ ساتھ کچی زمین بھی دیکھ رہا تھا اسے وہاں انسانی قدموں کے ساتھ ساتھ چھوٹے چھوٹے پیروں کے نشانات بھی دکھائی دے رہے تھے۔

''ان پیروں کے نشانوں کو دیکھ رہے ہو''۔ ٹارزن نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ یہ نشان یا تو خرگوشوں کے ہو سکتے ہیں یا پھر سفید چوہوں کے''۔ منکو نے ان نشانوں کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''خرگوشوں کے نہیں یہ سفید چوہوں کے پیروں کے نشان ہیں اور بڑے اور انسان دشمن سفید چوہے ہمارے جنگل میں نہیں صرف سیاہ جنگل میں موجود ہیں''۔ ٹارزن نے کہا۔

''اوہ۔ تو تمہارا کیا خیال ہے کیا سیاہ جنگل کے سفید چوہے نکل کر اس طرف آئے تھے اور انہوں نے تاشار قبیلہ ختم کیا ہے''۔ منکو نے چونک کر کہا۔

''پیروں کے نشانات سے تو ایسا ہی لگ رہا ہے''۔

ٹارزن نے کہا۔

''لیکن سردار۔ سفید چوہے اس طرف کیسے آ سکتے ہیں۔ سیاہ جنگل تو جنوب میں موجود ہے اور جنوب سے یہاں تک کا فاصلہ بہت زیادہ ہے اور وہاں بھی ایسی کوئی جگہ نہیں ہے جہاں سے اتنی بڑی تعداد میں سفید چوہے نکل کر اس طرف آ سکتے ہوں اور اگر ایسا ہو بھی گیا ہو تو ان چوہوں کو اتنی دور اس قبیلے میں آ کر حملہ کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ جنوب سے یہاں تک کے فاصلے میں دوسرے بہت سے قبیلے موجود ہیں وہ وہاں بھی تو حملہ کر سکتے تھے اور میں ان سفید چوہوں کے بارے میں جانتا ہوں۔ سفید چوہے انسانوں پر حملہ ضرور کرتے ہیں انہیں کاٹتے ہیں اور بھاگ جاتے ہیں اس طرح سے لاشیں نہیں نوچتے اور پھر اگر یہاں سفید چوہے آئے تھے تو یہاں کوئی ایک چوہا تو ہمیں مرا ہوا ملنا چاہئے تھا۔ یہ تو ہو نہیں سکتا کہ وحشیوں نے چوہوں کو دیکھ کر ان پر جوابی حملہ نہ کیا ہو۔ یہاں ایک آدھ مرا ہوا چوہا تو ہونا چاہئے تھا''۔ منکو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''میں بھی یہی سوچ رہا ہوں۔ رکو۔ مجھے ماحول کا جائزہ لینے دو۔ میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ اگر یہ سفید چوہوں کا ہی حملہ تھا تو وہ آئے کہاں سے تھے''۔ ٹارزن نے کہا تو منکو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ٹارزن قبیلے کا جائزہ لینے لگا وہ قبیلے کے ارد گرد بھی گھوم رہا تھا۔ پھر وہ شمالی پہاڑیوں کی طرف بڑھنے لگا۔ منکو اس کے ساتھ ساتھ تھا۔ سفید چوہوں کے قدموں کے نشان شمالی پہاڑیوں کی طرف آتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ پھر ٹارزن اس جگہ آ کر رک گیا جہاں سے سفید چوہے قبیلے کی طرف آئے تھے۔ وہ غور سے اس جگہ کا جائزہ لینے لگا وہاں موٹے گتے کے چار بڑے بڑے خالی ڈبے بھی پڑے تھے۔ ٹارزن نے ان ڈبوں کو کھول کر دیکھا اور پھر وہ ارد گرد کی زمین دیکھنے لگا اور پھر اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ غصہ بھی بڑھتا چلا گیا۔

''ہونہہ۔ یہ آدم خور اور زہریلے سفید چوہے خود یہاں نہیں آئے تھے بلکہ انہیں یہاں لایا گیا تھا''۔ ٹارزن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''لایا گیا تھا۔ کیا مطلب۔ کون لایا تھا انہیں''۔ منکو نے چونک کر کہا۔

''یہاں جوتوں کے نشان اور یہ خالی ڈبے موجود ہیں۔ جوتوں کے نشانوں سے پتہ چلتا ہے کہ یہاں جدید دنیا کے چار افراد آئے تھے اور وہ اپنے ساتھ ان ڈبوں میں سفید چوہے بھر کر لائے تھے جو انہوں نے قبیلے والوں پر چھوڑ دیئے تھے اور ان زہریلے اور آدم خور چوہوں نے تاشار قبیلے کے سوئے ہوئے وحشیوں پر حملہ کیا تھا۔ چوہوں کی تعداد زیادہ تھی انہیں دیکھ کر وحشی جاگ گئے تھے اور انہوں نے ادھر ادھر بھاگنا چاہا تھا لیکن چوہوں کے دانتوں کے زہر نے انہیں زیادہ دور بھاگنے نہیں دیا تھا اور وہ جہاں گرتے تھے چوہے ان پر پل پڑتے تھے اور انہیں نوچنا کھسوٹنا شروع کر دیئے تھے''۔ ٹارزن نے کسی ماہر سراغ رساں کی طرح تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

''کیا سفید چوہوں کے دانتوں میں زہر ہوتا ہے''۔ منکو نے حیران ہو کر کہا۔

''سیاہ جنگلوں میں سفید چوہوں کی کئی نسلیں موجود

ہیں ہو سکتا ہے ان میں کوئی ایسی نسل بھی ہو جن کے دانت زہریلے ہوں''۔ ٹارزن نے اسی انداز میں کہا۔

''لیکن ان زہریلے اور آدم خور چوہوں کو یہاں لایا کون تھا اور تم کہہ رہے ہو کہ یہاں جدید دنیا کے چار انسانوں کے قدموں کے نشان موجود ہیں۔ کیا یہ چوہے جدید دنیا کے انسان یہاں لائے تھے۔ لیکن پھر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ قبیلے والوں کا جدید دنیا کے انسانوں سے کیا تعلق ہو سکتا ہے اور ان کی ان سفید فاموں سے کیا دشمنی تھی کہ سفید فاموں نے ان سب کو ہی ہلاک کر دیا ہے''۔ منکو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''یہ سب میں نہیں جانتا۔ لیکن یہ طے ہے کہ زہریلے چوہوں کو یہاں سفید فام انسان ہی لائے تھے اور وہ پہاڑی پر سے آئے تھے''۔ ٹارزن نے کہا۔

''اوہ۔ دوسری طرف تو سمندر ہے کیا وہ یہاں سمندری راستے سے آئے تھے''۔ منکو نے پوچھا۔

''ہاں۔ آؤ دیکھتے ہیں''۔ ٹارزن نے کہا اور پھر وہ منکو کا جواب سنے بغیر پہاڑی پر چڑھنے لگا۔ منکو بھی اس کے پیچھے پہاڑی پر چڑھنے لگا۔

پہاڑی کی چوٹی کے قریب ٹارزن ایک بڑی چٹان کے قریب آ کر رک گیا اور چٹان کے پیچھے سے سر نکال کر دوسری طرف دیکھنے لگا۔ چوٹی سے سمندر اور ساحل صاف دکھائی دے رہا تھا اور پھر ٹارزن نے جب ساحل پر ایک بڑا اسٹیمر دیکھا تو اس نے غصے سے ہونٹ بھینچ لئے۔ ساحل پر دو کیمپ بھی لگے ہوئے تھے جن کے ارد گرد کئی سفید فام گھومتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔

''اوہ۔ تم ٹھیک کہہ رہے تھے۔ یہاں تو واقعی سفید فام موجود ہیں۔ لگتا ہے۔ زہریلے چوہوں کو یہ لوگ ہی یہاں لائے تھے''۔ منکو نے بھی سر اٹھا کر ساحل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''ان لوگوں نے تاشار قبیلے کے وحشیوں کو ہلاک کر کے بہت ظلم کیا ہے۔ میں قبیلے والوں کی موت کا ان سے بدلہ ضرور لوں گا''۔ ٹارزن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''ان میں سے کچھ افراد کے ہاتھوں میں آگ

اگلنے والے ہتھیار بھی دکھائی دے رہے ہیں اور وہ دیکھو ایک خیمے کے پاس ویسے ہی ڈبے پڑے ہوئے ہیں جیسے ہمیں پہاڑی کی دوسری طرف ملے تھے"۔ منکو نے کہا۔

"ہاں۔ ان کے پاس اور چوہے بھی موجود ہیں"۔ ٹارزن نے کہا۔

"لیکن یہ اپنے ساتھ اتنی زیادہ تعداد میں زہریلے اور آدم خور چوہے لائے کیوں ہیں کیا یہ تاشار قبیلے کی طرح دوسرے قبیلے کے وحشیوں کو بھی ہلاک کرنا چاہتے ہیں"۔ منکو نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے ان کے ارادے واقعی خطرناک معلوم ہو رہے ہیں اور یہ سب ایسا کیوں کر رہے ہیں اس کا جواب تو مجھے ان سے ہی معلوم کرنا ہو گا"۔ ٹارزن نے کہا۔

"تو کیا تم ان کے پاس جاؤ گے"۔ منکو نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ مجھے جا کر فوراً ان سے بات کرنی پڑے گی میں انہیں یہاں مزید قبیلوں کو تباہ کرنے کا موقع نہیں

دوں گا"۔ ٹارزن نے کہا۔

"انہوں نے یہاں تین سو سے زیادہ وحشیوں کو ہلاک کیا ہے سردار۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ ان کے دلوں میں رحم نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔ ایسے لوگ بے حد خطرناک ہوتے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ تم ان کے سامنے جاؤ تو یہ تم پر بھی حملہ کر دیں"۔ منکو نے کہا۔

"مجھ پر حملہ کیا تو میں ان کا حملہ روکنا اور ان پر جوابی حملہ کرنا بھی جانتا ہوں"۔ ٹارزن نے سخت لہجے میں کہا۔ وہ چند لمحے اسٹیمر اور ساحل پر موجود سفید فاموں کو دیکھتا رہا پھر وہ چٹان کے پیچھے سے نکلا اور پہاڑی کی دوسری طرف اترنے لگا۔

"رک جاؤ سردار۔ اکیلے مت جاؤ۔ وہ خطرناک لوگ ہیں۔ مجھے ڈر لگ رہا ہے"۔ منکو نے ٹارزن کو دوسری طرف جاتے دیکھ کر کہا۔

"ڈر لگ رہا ہے تو تم یہیں رکے رہو۔ میں اکیلا ہی ان کے پاس چلا جاؤں گا"۔ ٹارزن نے منہ بنا کر کہا اور منکو پریشانی کے عالم میں اس کی طرف دیکھنے لگا۔ ٹارزن رکے بغیر پہاڑی کی دوسری طرف

اترتا جا رہا تھا۔ پھر شاید ساحل پر موجود سفید فاموں نے ٹارزن کو دیکھ لیا۔ دوسرے لمحے منکو نے ان سفید فاموں کو تیزی سے بھاگ کر پہاڑی کی طرف بڑھتے دیکھا جن کے ہاتھوں میں آگ اگلنے والے جدید ہتھیار تھے۔

"وہ آ رہے ہیں سردار"۔ منکو نے چیخ کر کہا لیکن ٹارزن نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ اسی لمحے سفید فام بھاگتے ہوئے پہاڑی کے نزدیک آ گئے اور پھر انہوں نے ہاتھوں میں موجود مشین گنوں کا رخ پہاڑی کی طرف کیا اور دوسرے لمحے ماحول مشین گنوں کے چلنے کی تیز آواز سے بری طرح سے گونج اٹھا۔

فورگن بے حد خوش تھا۔ اس کا تجربہ کامیاب رہا تھا۔ اس کے زہریلے سفید چوہوں نے واقعی تاشار قبیلے میں تباہی مچا دی تھی۔ چوہے بھوکے تھے انہوں نے جاتے ہی قبیلے کے سوئے ہوئے وحشیوں پر حملہ کر دیا تھا اور کچھ ہی دیر میں جیسے قبیلے میں قیامت سی آ گئی تھی۔ وحشی جھونپڑیوں سے چیختے چلاتے ہوئے نکلے تھے اور ادھر ادھر بھاگنا شروع ہو گئے تھے لیکن شاید ان وحشیوں کو چوہے کاٹ چکے تھے کیونکہ وحشی جیسے ہی جھونپڑیوں سے نکل کر باہر آتے وہیں گر پڑتے اور بری طرح سے تڑپنا شروع کر دیتے اور وہ جیسے ہی گرتے ان پر متعدد سفید چوہے پل پڑتے۔

قبیلے میں بھگدڑ مچتے دیکھ کر فورگن اور اس کے

ساتھی پہاڑی پر چڑھ گئے تھے اور چوٹی پر بیٹھ کر دیر تک قبیلے میں ہونے والا موت کا تماشہ دیکھتے رہے۔ قبیلے میں سے شاید ہی کوئی ایسا وحشی بچا ہو جسے کسی زہریلے چوہے نے نہ کاٹا ہو۔ تقریباً دو گھنٹوں بعد وہاں جیسے موت کا سا سناٹا چھا گیا اب وہاں ہر طرف سفید چوہے ہی دکھائی دے رہے تھے جو لاشوں کو ادھیڑنے میں مصروف تھے۔ فورگن کے ساتھی یہ خوفناک منظر دیکھ کر بری طرح سے لرز رہے تھے لیکن انہوں نے فورگن سے کوئی بات نہیں کی تھی۔

فورگن چوہوں کو وحشیوں کی لاشیں کھاتے دیکھ کر اپنے ساتھیوں کو لے کر دوسری طرف ساحل پر آ گیا تھا اس نے اپنے ساتھیوں سے کہا تھا کہ چوہے جب لاشیں کھا کر جنگل میں بھاگ جائیں گے تب وہ صبح جا کر اس قبیلے کو دیکھیں گے اور تب ان کے سامنے رزلٹ آ جائے گا کہ چوہوں نے کتنے افراد کو ہلاک کیا ہے۔ اس کے ساتھی لاشیں دیکھ کر پہلے ہی ڈر رہے تھے وہ فوراً ہی فورگن کے ساتھ نیچے آ گئے تھے۔ اسٹیمر میں ان کے اور ساتھی بھی موجود تھے جنہیں

فورگن نے پہلے ہی وہاں خیمے لگانے کا کہہ دیا تھا ان ان کی واپسی تک وہاں دو بڑے خیمے لگ چکے تھے۔ وہ سب ایک خیمے میں چلے گئے۔

وہ سب ساری رات جاگتے رہے تھے۔ فورگن کو تو اپنے تجربے کے نتائج دیکھنے کی خواہش تھی اس لئے اسے نیند نہیں آ رہی تھی لیکن اس کے ساتھیوں کے کانوں میں وحشیوں کی دردناک چیخیں گونج رہی تھیں اور ان کی آنکھوں کے سامنے بار بار وہ مناظر آ رہے تھے جو انہوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھے تھے۔

صبح ہوتے ہی فورگن نے انہیں ساتھ چلنے کے لئے کہا تو وہ نہ چاہتے ہوئے بھی اس کے ساتھ ہو لئے اور پھر جب وہ قبیلے میں آئے تو انہیں ہر طرف قبیلے والوں کی کٹی پھٹی لاشیں دکھائی دیں۔ لاشیں دیکھ کر فورگن کی آنکھوں میں کامیابی کی سفاک چمک آ گئی تھی جبکہ اس کے ساتھی لاشوں کی حالت دیکھ کر لرز اٹھے تھے۔ انہوں نے شاید اتنی لاشیں اور لاشوں کی ایسی حالت پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی۔

''لگتا ہے۔ آدم خور چوہوں نے ان میں سے کسی

کو زندہ نہیں چھوڑا ہے''۔ مارگ نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ چوہوں نے رات ان کی خوب دعوت اُڑائی ہے''۔ فورگن نے سفاکی سے مسکراتے ہوئے کہا۔

''لیکن یہاں تو صرف وحشیوں کی لاشیں ہیں۔ چوہے غائب ہیں۔ یہاں کوئی ایک مردہ چوہا بھی دکھائی نہیں دے رہا ہے کیا ان وحشیوں نے کسی ایک چوہے کو بھی نہیں مارا ہو گا''۔ جیمسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور فورگن بے اختیار مسکرا دیا۔

''سفید چوہے جہاں آدم خور ہوتے ہیں وہاں وہ ایک دوسرے کے دشمن بھی ہوتے ہیں۔ اگر کوئی چوہا معمولی سا بھی زخمی ہو جائے تو دوسرے چوہے فوراً اس پر پل پڑتے ہیں اور اس کے ٹکڑے کر کے کھا جاتے ہیں اور ان چوہوں کی ہڈیاں چونکہ بے حد نرم ہوتی ہیں اس لئے وہ ہڈیاں تک نگل جاتے ہیں''۔ فورگن نے جواب دیا۔

''باقی جو چوہے بچ گئے ہیں وہ کہاں ہیں''۔ مارگ نے پوچھا۔

''وہ جنگل میں بھاگ گئے ہیں اور زمین میں بل بنا کر اندر گھس گئے ہوں گے۔ پیٹ بھرنے کے بعد وہ گہرائی میں ٹھنڈی جگہ پر رہنا پسند کرتے ہیں''۔ فورگن نے جواب دیا۔

''تم نے سفید چوہوں پر خاصا ریسرچ کر رکھا ہے''۔ جیمسن نے مسکراتے ہوئے کہا تو فورگن نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلا دیا۔

''بہرحال سفید چوہوں کا تمہارا تجربہ اب کامیاب ہو چکا ہے۔ اب کیا پروگرام ہے۔ کیا واپس چلیں''۔ مارگ نے پوچھا۔

''نہیں ابھی نہیں''۔ فورگن نے کہا۔

''کیوں۔ اب اور کیا کرنا ہے''۔ جیمسن نے چونک کر کہا۔

''میں ان جنگلوں میں ایک اور تجربہ کرنا چاہتا ہوں''۔ فورگن نے جواب دیا۔

''ایک اور تجربہ۔ تمہارا مطلب ہے تم ان جنگلوں میں اب کسی دوسرے قبیلے والوں پر زہریلے چوہے چھوڑنا چاہتے ہو''۔ مارگ نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ میں نے اس قبیلے میں بڑے چوہوں پر تجربہ کیا تھا جو کامیاب رہا ہے۔ اب میں سفید چوہوں کے بچوں کو آزمانا چاہتا ہوں اور دیکھنا چاہتا ہوں کہ کیا سفید چوہوں کے بچے بھی اس حد تک انسانوں کو نقصان پہنچا سکتے ہیں جتنا ان چوہوں نے اس قبیلے کے وحشیوں کو پہنچایا تھا"۔ فورگن نے کہا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمارے پاس زہریلے چوہوں کے جو دوسرے ڈبے موجود ہیں ان میں چوہوں کے بچے ہیں"۔ جیمسن نے کہا۔

"ہاں"۔ فورگن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ کافی دیر تک ایک دوسرے سے باتیں کرتے رہے اور پھر وہ سب واپس ساحل کی طرف ہو لئے۔ ساحل پر آ کر انہوں نے ناشتہ کیا اور پھر آرام کرنے کے لئے خیمے میں چلے گئے۔ فورگن نے دوپہر کے بعد دوسری طرف کسی اور قبیلے کی طرف جانے کا پروگرام بنایا تھا جن پر وہ زہریلے سفید چوہوں کے بچوں کو آزمانا چاہتا تھا۔ ابھی انہیں خیمے میں آئے ہوئے تھوڑی ہی دیر ہوئی ہو گی کہ اچانک انہیں باہر سے ایک چیختی ہوئی

آواز سنائی دی۔

"پہاڑی سے ایک سفید فام وحشی آ رہا ہے"۔ اس چیختی ہوئی آواز نے کہا اور فورگن سمیت اس کے چاروں ساتھی بری طرح سے چونک پڑے اور وہ اٹھ کر فوراً خیمے سے باہر آ گئے اور پھر انہوں نے سامنے پہاڑی کی طرف دیکھا تو بری طرح سے چونک پڑے۔ پہاڑی پر سے واقعی ایک سفید فام نیچے آتا ہوا دکھائی دے رہا تھا جس کے ایک ہاتھ میں نیزہ تھا اور اس نے چیتے کی کھال کا بنا ہوا جانگیہ پہن رکھا تھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ جاؤ۔ جلدی جاؤ۔ اسے نیچے آنے سے روکو۔ فائرنگ کر کے اسے۔ ہلاک کر دو۔ یہ شاید اسی قبیلے کا وحشی ہے جسے ہم نے نقصان پہنچایا ہے"۔ مارگ نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا اور اس کی بات سن کر کئی مسلح افراد تیزی سے پہاڑی کی طرف بھاگ پڑے۔

"نہیں۔ یہ اس قبیلے کا وحشی نہیں ہے جسے ہم نے ختم کیا ہے۔ اس قبیلے کے تمام وحشی سیاہ فام تھے جبکہ یہ سفید فام ہے"۔ جیمسن نے پہاڑی سے آتے

ہوئے وحشی کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''تو پھر یہ کس قبیلے کا وحشی ہے اور یہاں کیوں آ رہا ہے''۔ مارگ نے پوچھا۔

''پتہ نہیں۔ یہ اکیلا ہے۔ ہمیں اسے فوراً ہلاک نہیں کرنا چاہئے۔ یہ ان جنگلوں کا ہی رہنے والا معلوم ہوتا ہے اور یہ اکیلا ہے۔ اگر ہم اسے پکڑ لیں تو یہ ہمیں ان جنگلوں کے بارے میں بہت کچھ بتا سکتا ہے اور اس کے ذریعے ہم کسی دوسرے قبیلے تک بھی پہنچ سکتے ہیں''۔ فورگن نے کہا۔

''ہاں۔ واقعی یہ ہمارے کام آ سکتا ہے''۔ جیمسن نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''مارگ جاؤ اور اپنے ساتھیوں سے کہو کہ وہ اسے مشین گنوں سے ڈرائیں ضرور لیکن ہلاک نہ کریں اور اسے زندہ پکڑنے کی کوشش کریں''۔ فورگن نے کہا تو مارگ نے اثبات میں سر ہلایا اور جیب سے ایک پسٹل نکال کر اپنے ساتھیوں کے پیچھے بھاگ گیا۔

مشین گنوں سے نکلنے والی گولیاں ٹارزن کے اردگرد پڑیں اور ٹارزن وہیں رک گیا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے انہوں نے ٹارزن کو محض ڈرانے کے لئے ہی فائرنگ کی ہو۔

''نیچے آنے سے پہلے اپنے ہتھیار پھینک دو''۔ ایک سفید فام نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔ ٹارزن چند لمحے غور سے اس کی طرف دیکھتا رہا پھر اس نے اپنا نیزہ دائیں طرف ایک چٹان پر رکھ دیا۔

''تمہارے نیفے میں خنجر بھی ہے اسے بھی نکال دو''۔ اس شخص نے اسی طرح سے چیخ کر کہا جس نے پہلے ٹارزن سے بات کی تھی ٹارزن نے اثبات میں سر ہلایا اور اس نے نیفے میں اڑسا ہوا خنجر نکالا اور

اسے بھی اس چٹان پر رکھ دیا جس پر اس نے نیزہ رکھا تھا۔

"ٹھیک ہے۔ اب نیچے آ جاؤ"۔ اسی سفید فام نے کہا اور ٹارزن سر ہلا کر پہاڑی سے نیچے اترنے لگا۔ وہ جیسے ہی نیچے آیا اسے مشین گن بردار نے فوراً اپنے گھیرے میں لے لیا۔

"کون ہو تم اور یہاں کیا کرنے آئے ہو"۔ سفید فام نے کہا۔ اس کے ہاتھ میں ایک پسٹل تھا۔

"یہ جنگلی ہے جناب۔ یہ بھلا ہماری زبان کہاں سمجھ سکتا ہے"۔ ایک مشین گن بردار نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں۔ یہ تو میں بھول ہی گیا تھا"۔ پسٹل والے سفید فام نے کہا۔

"میں تمہاری زبان جانتا ہوں۔ اگر میں تمہاری زبان نہ سمجھتا ہوتا تو تمہارے کہنے پر میں نیزہ اور خنجر اوپر کیوں چھوڑ آتا"۔ ٹارزن نے کہا اور اسے اپنی زبان میں بات کرتے دیکھ کر وہ بے اختیار چونک پڑے۔

"حیرت ہے۔ لگتے تو تم جنگلی ہو لیکن تم تو ہماری زبان میں بات کر رہے ہو۔ کہاں سے سیکھی تم نے ہماری زبان"۔ پسٹل والے سفید فام نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جدید دنیا کے چند دوستوں سے جو اکثر میرے جنگلوں میں آتے رہتے ہیں"۔ ٹارزن نے کہا۔

"تمہارا جنگل۔ کیا مطلب۔ کیا یہ تمہارے جنگل ہیں"۔ ایک مشین گن بردار نے کہا۔

"ہاں۔ یہ میرے جنگل ہیں۔ میں ان جنگلوں کا بادشاہ ہوں"۔ ٹارزن نے کہا۔

"بادشاہ۔ جنگلوں کا بادشاہ۔ جنگلوں کا بھی بادشاہ ہوتا ہے یہ میں آج پہلی بار سن رہا ہوں"۔ دوسرے مشین گن بردار نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تمہارا نام کیا ہے"۔ پسٹل بردار نے ٹارزن کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"پہلے تم بتاؤ۔ تمہارا کیا نام ہے"۔ ٹارزن نے الٹا اس سے پوچھا۔

"میں مارگ ہوں۔ مارگ جون"۔ پسٹل بردار سفید

قام نے جواب دیا۔

"کہاں سے آئے ہو"۔ ٹارزن نے پوچھا۔

"ہونہہ۔ میں یہاں تمہارے سوالوں کے جواب دینے نہیں آیا ہوں۔ تم اپنے بارے میں بتاؤ۔ تمہارا نام کیا ہے اور تم یہاں کیوں آئے ہو"۔ مارگ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا تم اپنے گروپ کے سربراہ ہو"۔ ٹارزن نے پوچھا۔

"نہیں۔ ہمارے گروپ کا سربراہ فورگن ہے"۔ مارگ نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں اس سے ملنا چاہتا ہوں۔ کہاں ہے وہ"۔ ٹارزن نے کہا۔

"کیوں تم اس سے کیوں ملنا چاہتے ہو"۔ مارگ نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"مجھے اس سے بات کرنی ہے"۔ ٹارزن نے کہا۔

"کیا بات کرنی ہے"۔ مارگ نے پوچھا۔

"یہ میں اسی کو بتاؤں گا"۔ ٹارزن نے اس بار درشت لہجے میں کہا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ آؤ میرے ساتھ"۔ مارگ نے کہا اور مڑ کر خیموں کی جانب بڑھتا چلا گیا۔ اس کے ساتھیوں نے ٹارزن کی کمر سے مشین گنیں لگائیں تو ٹارزن بھی مارگ کے پیچھے چل پڑا۔ خیمے کے پاس مارگ کے ساتھی موجود تھے جو سب ٹارزن کی طرف ہی دیکھ رہے تھے۔

"کون ہے یہ۔ اس نے اپنے بارے میں بتایا ہے کچھ"۔ ان میں سے ایک سفید فام نے آگے آتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں۔ یہ کہہ رہا ہے کہ اس کا نام ٹارزن ہے اور یہ ان جنگلوں کا بادشاہ ہے"۔ مارگ نے جواب دیا اور وہاں موجود تمام افراد بے اختیار چونک پڑے۔

"ٹارزن۔ تم ٹارزن ہو وہی ٹارزن جس کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ جنگلوں میں رہنے کے باوجود مہذب دنیا کی کئی زبانیں جانتا ہے اور جنگل کے تمام جانور بھی اس کے دوست ہیں"۔ اس سفید فام نے کہا۔

"ہاں۔ میں وہی ٹارزن ہوں"۔ ٹارزن نے اثبات

میں سر ہلا کر کہا۔

”اوہ اوہ۔ تو ہم ٹارزن کے جنگلوں میں موجود ہیں“۔ اس سفید فام نے بری طرح سے اچھلتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر قدرے پریشانی کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

”کیا تم فورگن ہو“۔ ٹارزن نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”ہاں۔ میں فورگن ہوں۔ مگر تم کیسے جانتے ہو“۔ فورگن نے پریشان ہو کر کہا۔

”اسے میں نے بتایا ہے کہ تم ہمارے گروپ کے سربراہ ہو“۔ مارگ نے کہا۔

”اب بس۔ تم میرا نام جانتے ہو تو پھر تم سب کو یہ بھی پتہ ہو گا کہ اگر یہ ٹارزن کے جنگل ہیں تو ان جنگلوں میں قانون بھی ٹارزن کا ہی چلتا ہے“۔ ٹارزن نے درشت لہجے میں کہا۔

”قانون۔ کیسا قانون“۔ فورگن کے ساتھی جیمسن نے کہا۔

”میں نے اپنے جنگلوں کو امن و امان کا گہوارا بنا

رکھا ہے۔ یہاں جانور بھی ایک دوسرے پر ظلم نہیں کرتے۔ اگر میں یہ کہوں کہ یہاں شیر اور انسان ایک گھاٹ پر پانی پیتے ہیں تو یہ غلط نہیں ہو گا۔ نہ کوئی جانور یہاں کسی انسان کو نقصان پہنچاتا ہے اور نہ کوئی انسان اپنے مفاد کے لئے کسی جانور کو ہلاک کرتا ہے“۔ ٹارزن نے کہا۔

”یہ سب تم ہمیں کیوں بتا رہے ہو“۔ مارگ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”پہاڑی کی دوسری طرف ایک قبیلہ ہے جہاں تین سو سے زائد افراد رہتے تھے۔ اب میں ان سب کی اپنی آنکھوں سے لاشیں دیکھ کر آ رہا ہوں“۔ ٹارزن نے ان کی جانب تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

”تو ہم کیا کریں۔ ہمارا ان لاشوں سے کیا تعلق“۔ جیمسن نے بھی منہ بنا کر کہا۔

”ان وحشیوں کو میرے جنگلوں کے کسی جانوروں نے ہلاک نہیں کیا ہے“۔ ٹارزن نے اسی انداز میں کہا۔

”ہونہہ۔ تو کیا تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ انہیں ہم نے

ہلاک کیا ہے''۔ مارگ نے کہا۔

''ہاں۔ ان سب کی ہلاکت کے پیچھے تم لوگوں کا ہی ہاتھ ہے''۔ ٹارزن نے سخت لہجے میں کہا۔

''ہونہہ۔ یہ تم کیسے کہہ سکتے ہو کہ اس قبیلے والوں کو ہم نے ہلاک کیا ہے۔ تم خود ہی کہہ رہے ہو کہ قبیلے والوں کی تعداد تین سو سے زیادہ تھی اور ہماری تعداد پندرہ بیس سے زیادہ نہیں ہے کیا تم یہ سمجھ رہے ہو کہ ہم پندرہ بیس نے مل کر تمہارے سارے قبیلے کو ختم کیا ہو گا''۔ جیمسن نے مکاری سے کہا۔

''پندرہ نہیں اس طرف تم میں سے چار افراد ضرور گئے تھے''۔ ٹارزن نے کہا اور مورگن اور اس کے ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

''چار افراد۔ کیا مطلب۔ کیا چار افراد نے ایک ساتھ تین سو وحشیوں کو ہلاک کیا ہے''۔ جیمسن نے کہا۔

''ہاں۔ وہ چار ضرور تھے لیکن ان کے پاس کچھ ایسے جانور تھے جو انسان دشمن تھے۔ اس طرف جانے والے چار افراد نے وہ جانور قبیلے والوں پر چھوڑ دیئے

تھے جو زہریلے تھے۔ ان جانوروں نے قبیلے کے وحشیوں کو زہر سے ہلاک یا بے ہوش کیا تھا اور پھر وہ انہیں نوچ نوچ کر کھا گئے تھے''۔ ٹارزن نے کہا۔

''کیا مذاق ہے۔ ہمارے پاس ایسے کون سے جانور ہو سکتے ہیں جو زہریلے بھی ہوں اور آدم خور بھی۔ تمہیں بہت بڑی غلط فہمی ہوئی ہے ٹارزن۔ ہم اپنے ساتھ کوئی جانور نہیں لائے ہیں۔ ہم سمندر کی سیر کرتے پھر رہے تھے۔ ہمارے اسٹیمر میں تھوڑی سی خرابی پیدا ہو گئی تھی اس خرابی کو ٹھیک کرنے کے لئے ہم یہاں آ گئے تھے اور بس''۔ فورگن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''مجھے پہاڑی کی دوسری طرف چار خالی ڈبے ملے ہیں فورگن''۔ ٹارزن نے غرا کر کہا۔

''کیسے ڈبے''۔ فورگن نے چونک کر کہا۔

''وہ ڈبے ویسے ہی ہیں جیسے سامنے رکھے ہوئے ہیں''۔ ٹارزن نے ایک خیمے کے پاس پڑے چار دوسرے ڈبوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جو بالکل ایسے ہی ڈبے تھے جیسے اسے پہاڑی کی دوسری

طرف ملے تھے۔

''ہونہہ۔ ان ڈبوں میں ہمارا ضروری سامان ہے۔ ان میں کوئی جانور نہیں ہے''۔ جیمسن نے سر جھٹک کر کہا۔

''کیا تم مجھے وہ ڈبے کھول کر دکھا سکتے ہو''۔ ٹارزن نے اسی انداز میں کہا اور ان چاروں کے چہروں پر تشویش کے تاثرات ابھر آئے۔

''کیوں۔ تم کیوں دیکھنا چاہتے ہو''۔ مارگ نے تیز لہجے میں کہا۔

''ان ڈبوں کو دیکھ کر میری تسلی ہو جائے گی کہ ان میں وہ زہریلے اور آدم خور جانور نہیں ہیں جنہوں نے تاشار قبیلے کو ہلاک کیا ہے''۔ ٹارزن نے کہا۔

''نہیں ہم تمہیں ڈبے نہیں دکھا سکتے''۔ جیمسن نے منہ بنا کر کہا۔

''کیوں''۔ ٹارزن نے اسے گھور کر کہا۔

''بس ہماری مرضی۔ ان ڈبوں میں ہماری ضرورت کا خاص سامان ہے وہ ہم تمہیں نہیں دکھا سکتے''۔ مارگ نے بھی اسی انداز میں کہا۔

''صاف صاف کیوں نہیں کہتے کہ ان ڈبوں میں وہ زہریلے چوہے ہیں جو تم نے تاشار قبیلے والوں پر چھوڑے تھے''۔ ٹارزن نے غرا کر کہا اور وہ سب زہریلے چوہوں کا سن کر چونک پڑے۔

''چوہے۔ کیا مطلب۔ کیا تاشار قبیلے کے وحشیوں کو چوہوں نے ہلاک کیا ہے''۔ فورگن نے حیران ہونے کی اداکاری کرتے ہوئے کہا۔

''مجھے وہاں ایسے ہی نشانات ملے ہیں جیسے قبیلے والوں پر سفید چوہوں نے حملہ کیا ہو ایسے چوہوں نے جو زہریلے بھی تھے اور آدم خور بھی''۔ ٹارزن نے کہا۔

''نہیں ٹارزن۔ تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے۔ ان ڈبوں میں زہریلے چوہے نہیں ہیں''۔ فورگن نے کہا لیکن ٹارزن نے اس کے لہجے میں کھوکھلا پن صاف محسوس کر لیا تھا۔

''اگر نہیں ہیں تو تمہیں یہ ڈبے کھول کر مجھے دکھانے میں کیا اعتراض ہے''۔ ٹارزن نے اسے تیز نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''بس ہم نے ایک بار کہہ دیا ہے نا کہ ہم نہیں

دکھا سکتے تو نہیں دکھا سکتے"۔ مارگ نے تیز لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے تم نہیں دکھانا چاہتے تو نہ دکھاؤ۔ میں خود دیکھ لیتا ہوں"۔ ٹارزن نے کہا اور اس نے ڈبوں کی طرف قدم بڑھائے ہی تھے کہ اسی لمحے مارگ اور جیمسن کے پسٹل ٹارزن کے سر اور سینے سے لگ گئے۔

"رک جاؤ ورنہ گولی مار دیں گے"۔ مارگ نے غراتے ہوئے کہا۔ ابھی اس نے اتنا کہا ہی تھا کہ اچانک وہ اچھلا اور اڑتا ہوا دائیں طرف موجود مشین گن برداروں پر جا گرا اور ان کے ساتھ ٹکراتا ہوا نیچے جا گرا۔ ٹارزن نے انتہائی پھرتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسے دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر اچھال دیا تھا۔ اس سے پہلے کہ جیمسن پسٹل کا ٹریگر دباتا۔ ٹارزن کی لات چلی اور جیمسن بھی چیختا ہوا پیچھے موجود فورگن سے ٹکرایا اور وہ دونوں چیختے ہوئے پیچھے جا گرے۔ یہ دیکھ کر باقی افراد ٹارزن پر جھپٹے لیکن ٹارزن نے چھلانگ لگائی اور زمین پر کاندھوں کے بل گر کر

پلٹنیاں کھاتا چلا گیا۔ پلٹنیاں لیتے ہوئے ٹارزن نے نہایت پھرتی سے ایک مشین گن بردار کی گری ہوئی مشین گن اٹھا لی تھی۔

مشین گن اٹھاتے ہی ٹارزن بجلی کی سی تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس سے پہلے کہ فورگن اور اس کے ساتھی کچھ سمجھتے ٹارزن نے مشین گن کا ٹریگر دبا دیا۔ دوسرے لمحے ماحول مشین گن کی تڑتڑاہٹ کے ساتھ تیز انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔

فورگن اور اس کے ساتھی اٹھ ہی رہے تھے کہ ٹارزن نے ان کے ارد گرد فائرنگ کرنا شروع کر دی۔ تڑتڑاہٹ کی تیز آواز کے ساتھ فورگن اور اس کے ساتھی بری طرح چیختے ہوئے ادھر ادھر اچھلنے لگے۔ ٹارزن نے ان میں سے کسی کو نشانہ نہیں بنایا تھا وہ ان کے ارد گرد فائرنگ کر رہا تھا۔

''اگر میں چاہوں تو میں تم سب کو گولیاں مار کر یہیں ختم کر سکتا ہوں۔ مگر میں ابھی ایسا نہیں کروں گا۔ میرے لئے یہ جاننا بے حد ضروری ہے کہ تم لوگوں نے تاشار قبیلے کے وحشیوں کو کیوں ہلاک کیا ہے اور تم یہاں کس مقصد کے لئے آئے ہو''۔ ٹارزن نے مشین گن کا رخ ان کی جانب کرتے ہوئے کہا

اور اس کے ہاتھ میں مشین گن دیکھ کر ان سب کے رنگ اُڑ گئے۔

''تت۔ تت۔ تمہیں گن چلانی آتی ہے''۔ فورگن نے ہکلا کر کہا۔

''ہاں۔ میں تمہاری جدید دنیا کی جدت سے خوب واقف ہوں''۔ ٹارزن نے کہا اور وہ ایک دوسرے کی جانب پریشان نظروں سے دیکھنے لگے۔

''اپنے ساتھیوں سے کہو کہ اپنی گنیں پھینک دیں ورنہ''۔ ٹارزن نے غرا کر کہا۔

''اوہ نہیں نہیں۔ تم پر کوئی گولی نہیں چلائے گا۔ تم۔ تم''۔ فورگن نے کہا۔ اس نے اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا تو انہوں نے فوراً اپنے پسٹلز اور مشین گنیں نیچے گرا دیں۔

''تمہارا نام کیا ہے''۔ ٹارزن نے جیمسن کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''جیمسن۔ میرا نام جیمسن ہے''۔ جیمسن نے ہکلا کر جواب دیا۔

''ان ڈبوں کو اٹھا کر یہاں لاؤ''۔ ٹارزن نے کہا

تو جیمسن پریشان ہو کر فورگن کی جانب دیکھنے لگا جیسے اس سے پوچھ رہا ہو کہ وہ کیا کرے۔ فورگن نے اثبات میں سر ہلا کر اسے ٹارزن کی بات ماننے کی اجازت دے دی تو وہ آگے بڑھا اور ڈبوں کے پاس چلا گیا۔

''کوئی ایک ڈبہ لے آؤ''۔ ٹارزن نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ وہ جیمسن کو دیکھنے کے لئے پلٹ گیا تھا۔ جیسے ہی وہ پلٹا فورگن بجلی کی سی تیزی سے اس کی طرف بڑھا۔ ٹارزن کو اپنے عقب میں کسی کی موجودگی کا احساس ہوا لیکن اس سے پہلے کہ وہ پلٹتا اسی لمحے اس کے سر پر جیسے قیامت سی ٹوٹ پڑی۔ فورگن نے جیب سے دوسرا پسٹل نکال کر اس کا دستہ پوری قوت سے ٹارزن کے سر پر مار دیا تھا۔
ٹارزن لہرایا۔ اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا آ گیا۔ اس نے سر جھٹک کر اندھیرا دور کرنے کی کوشش کی لیکن اسی لمحے ایک بار پھر اس کے سر پر زور دار دھماکہ ہوا اور وہ اچھل کر منہ کے بل نیچے گرتا چلا گیا۔

''ہونہہ۔ بڑا آیا تھا ہمیں دھمکانے والا''۔ فورگن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ ٹارزن زمین پر گر کر بے ہوش ہو چکا تھا۔

فورگن نے ٹارزن کو گر کر بے ہوش ہوتے دیکھا تو اس کے چہرے پر سکون آ گیا اور وہ ڈبہ وہیں چھوڑ کر واپس آ گیا۔

''بڑا خطرناک انسان معلوم ہوتا ہے۔ میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ ایک جنگلی اس طرح ہم پر فائرنگ بھی کر سکتا ہے''۔ جیمسن نے کہا۔

''ہاں۔ ٹارزن کے بارے میں جتنا میں جانتا ہوں یہ ایسا ہی ہے''۔ فورگن نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''مجھے تو فکر ہو رہی تھی کہ یہ ڈبوں میں زہریلے چوہوں کو دیکھ کر ہم پر بگڑ ہی نہ جائے اور سچ مچ ہم پر فائرنگ کرنا نہ شروع کر دے''۔ مارگ نے کہا۔

''میں اسی انتظار میں تھا کہ اس کا دھیان پلٹے تو میں اس پر وار کروں''۔ فورگن نے کہا۔

''یہ بے ہوش ہو چکا ہے۔ میں تو کہتا ہوں کہ

اسے اسی حالت میں گولی مار دو۔ اس کی لاش ہم سمندر میں پھینک دیں گے۔ کسی کو کچھ معلوم نہیں ہو گا کہ ٹارزن کہاں گیا“۔ مارگ نے کہا۔

”نہیں۔ ابھی نہیں۔ ٹارزن کو دیکھ کر میرے دماغ میں ایک اور خیال آ رہا ہے“۔ فورگن نے کہا۔

”کون سا خیال“۔ جیمسن نے پوچھا۔ مارگ بھی حیرت سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔

”میرا ایک شکاری دوست تھا جو ایک مرتبہ ٹارزن کے جنگلوں میں شکار کھیلنے کے لئے آیا تھا اس کے ساتھ کئی ساتھی تھے۔ وہ سب جنگل میں شکار کھیل رہے تھے۔ وہ شکار کھیلتے ہوئے جنگل کے آخری سرے پر چلے گئے تھے جہاں ایک پہاڑی علاقہ تھا۔ اس طرف درختوں کی تعداد کم تھی اور جنگل چونکہ خطرناک تھا اس لئے وہ رات بسر کرنے کے لئے پہاڑی غار کی تلاش کرنے لگے۔ انہیں ایک غار کا دہانہ دکھائی دیا جو ایک بڑے پتھر کے پیچھے چھپا ہوا تھا۔ میرے دوست جس کا نام پیٹر تھا، نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر دہانے سے پتھر ہٹایا اور اندر داخل ہو

گئے۔ غار کافی طویل تھا۔ انہوں نے غار کا اندر سے جائزہ لینے کے لئے ٹارچیں آن کیں کہ کہیں وہاں کوئی زہریلا کیڑا یا ناگ نہ ہوں لیکن جیسے ہی انہوں نے ٹارچیں روشن کیں غار تیز روشنی سے جگمگانے لگا اور یہ دیکھ کر پیٹر اور اس کے ساتھیوں کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں کہ وہ غار سونے کا تھا اور سونے سے بھرا ہوا تھا۔ اس قدر سونا دیکھ کر پیٹر اور اس کے ساتھی دنگ رہ گئے تھے وہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ انجانے میں وہ ایک ایسے غار میں چلے جائیں گے جو سونے کا ہو گا۔ وہاں اتنا سونا تھا کہ وہ سب مالا مال ہو سکتے تھے اور وہاں سے جہاز کے جہاز بھر کر بھی لے جاتے تب بھی غار سے سونا ختم نہیں ہو سکتا تھا۔ وہ سب خوش تھے اور اپنی قسمت پر ناز کر رہے تھے کہ وہ سب بے حد مالدار ہو گئے ہیں۔

رات انہوں نے اسی غار میں بسر کی اور پھر وہ وہاں سے جتنا سونا نکال سکتے تھے نکال کر واپس چل پڑے تاکہ وہ اپنے ملک واپس جا کر غار سے زیادہ سے زیادہ سونا نکالنے کا سامان لا سکیں۔ انہوں نے

غار کا دہانہ دوبارہ اسی پتھر سے بند کر دیا تھا جو پہلے اس غار کے دہانے پر موجود تھا۔

وہ سونا لے کر جنگل سے ساحل کی طرف جا رہے تھے کہ اچانک ان کا سامنا ٹارزن سے ہو گیا۔ پیٹر اور اس کے ساتھیوں نے جنگل میں کافی شکار کیا تھا اور اپنی جان بچانے کے لئے انہوں نے وہاں کئی درندوں کو بھی ہلاک کیا تھا اس لئے ٹارزن بے حد غصے میں تھا۔ پیٹر اور اس کے ساتھیوں کے پاس چونکہ سونے کے بھرے ہوئے تھیلے تھے اس لئے وہ ٹارزن سے الجھنا نہیں چاہتے تھے لیکن ٹارزن انہیں آسانی سے نہیں جانے دینا چاہتا تھا۔ پیٹر اور اس کے ساتھیوں نے ٹارزن پر حملہ کیا کہ وہ اسے ہلاک کر دیں لیکن ٹارزن ان کی توقع سے کہیں زیادہ چالاک اور پھرتیلا تھا اس نے پیٹر اور اس کے ساتھیوں کو مار مار کر ان کا بھرکس نکال دیا تھا اور ٹارزن کے ہاتھوں پیٹر کے کئی ساتھی بھی مارے گئے تھے۔ ٹارزن نے پیٹر کی ایک ٹانگ اور ایک بازو توڑ دیا تھا۔ پھر ٹارزن نے اس کے باقی ساتھیوں کو وہاں سے بھاگ جانے

کا کہا تو وہ سب پیٹر کو لے کر بھاگ گئے تھے۔ ٹارزن نے انہیں وہاں سے سونے کا ایک ٹکڑا بھی نہیں لے جانے دیا تھا جس پر پیٹر اور اس کے ساتھیوں کو بے حد افسوس تھا۔ ٹارزن نے انہیں زندہ چھوڑ دیا تھا اور انہیں دھمکی دیتے ہوئے کہا تھا کہ اگر وہ دوبارہ ان جنگلوں میں واپس آئے اور انہوں نے سونے کے غار کی طرف جانے کی کوشش کی تو وہ انہیں زندہ نہیں چھوڑے گا۔ ٹارزن کی طاقت اور پھرتی سے پیٹر اور اس کے ساتھی بے حد خوفزدہ ہو گئے تھے۔

واپس آ کر پیٹر اور اس کے زخمی ساتھی کئی ماہ ہسپتالوں میں پڑے رہے لیکن ان میں سے کسی نے زبان نہیں کھولی تھی کہ ان کے ساتھ کیا ہوا تھا۔

میں چونکہ پیٹر کا جگری دوست تھا اس لئے پیٹر نے ایک روز مجھے ساری داستان بتا دی تھی اور اس نے مجھے مشورہ دیا تھا کہ میں بھول کر بھی اس کا کسی سے تذکرہ نہ کروں کیونکہ جہاں سونے کا غار ہے وہاں ٹارزن کی حکمرانی ہے اور جنگل کے تمام جانور اور درندے ٹارزن کے تابع ہیں وہ ٹارزن کے حکم پر کسی

کو بھی ہلاک کر سکتے ہیں۔ شروع میں مجھے بھی شوق ہوا تھا کہ میں ان جنگلوں میں جاؤں جہاں سونے کا غار موجود ہے لیکن پھر میں اپنے کاموں میں اتنا مصروف ہوا کہ میں پیٹر اور سونے کے غار کو بالکل ہی بھول گیا اور پھر میری برسوں پیٹر سے ملاقات ہی نہیں ہوئی تھی اس لئے میرے ذہن سے سونے کے غار کا خیال بھی نکل گیا تھا لیکن اب جب اس نے بتایا کہ یہ ٹارزن ہے تو مجھے پیٹر اور سونے کے غار کے بارے میں سب یاد آ گیا تھا''۔ فورگن نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ تو کیا سونے کا وہ غار انہی جنگلوں میں ہے''۔ مارگ نے آنکھیں چمکاتے ہوئے کہا۔

''ہاں اگر ٹارزن یہاں ہے تو سونے کا غار بھی یہیں ہو گا۔ میرا مطلب ہے اس کے جنگلوں میں''۔ فورگن نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''تو تم کیا چاہتے ہو۔ کیا اب تم سونے کے غار تک جانا چاہتے ہو''۔ جیمسن نے پوچھا۔

''تو کیا حرج ہے۔ اگر ہم سونے کے غار تک پہنچ

گئے تو میرے ساتھ ساتھ تمہارے بھی وارے نیارے ہو جائیں گے اور ہم دنیا کے امیر ترین انسان بن جائیں گے''۔ فورگن نے کہا۔

''کیا ٹارزن اس غار کے بارے میں جانتا ہو گا''۔ ناتھن نے کہا۔

''ہاں۔ پیٹر کے کہنے کے مطابق ٹارزن سونے کے غار کے بارے میں جانتا ہے اور ٹارزن نے پیٹر سے کہا تھا کہ وہ اسی کا غار ہے اور وہ اپنے غار کا سونا لے جانے کی اجازت کسی کو نہیں دے سکتا''۔ فورگن نے کہا۔

''تو کیا یہ ہمیں اس غار تک لے جائے گا''۔ جیمسن نے کہا۔

''اسی لئے تو میں نے اسے بے ہوش کیا ہے۔ ہم اسے اپنی قید میں رکھیں گے۔ موت کے خوف سے ٹارزن وہی کرے گا جو ہم کہیں گے''۔ فورگن نے کہا۔

''مجھے تو نہیں لگتا کہ یہ موت سے ڈرنے والا انسان ہے۔ یہ جس طرح خالی ہاتھ یہاں چلا آیا تھا اور اس نے ہم پر حملہ کر کے ہمارے ہی ایک ساتھی

کی مشین گن چھین لی تھی اس سے تو ہمیں بھی اس کی طاقت اور پھرتی کا آسانی سے اندازہ ہو رہا ہے۔ ایسے انسان بے حد خطرناک ہوتے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ ہم اسے اپنے ساتھ لے جائیں اور یہ جنگل میں جاتے ہی اپنے تابع جانوروں کو اشارہ کر دے اور جنگل کے جانور موت بن کر ہم پر ٹوٹ پڑیں‘‘۔ مارگ نے کہا۔

’’ہم ٹارزن کو اپنے نرغے میں رکھیں گے۔ یہ ہمارے ساتھ رہے گا تو جنگل کا کوئی جانور ہمارے نزدیک نہیں آ سکے گا اور پھر ہم یہاں خالی ہاتھ نہیں آئے ہیں۔ ہمارے پاس گیس بم ہیں۔ ہم چاروں طرف گیس بم برسا کر جانوروں کو دور بھگا سکتے ہیں‘‘۔ فورگن نے کہا۔

’’ہاں یہ ٹھیک ہے۔ جانور ہمارے قریب آنے کی کوشش کریں گے تو ہم یا تو انہیں گولیاں مار کر ہلاک کر دیں گے یا پھر گیس بم سے ہم انہیں دور بھگا دیں گے‘‘۔ جیمسن نے کہا۔

’’تو ٹھیک ہے۔ اسے باندھ دو۔ جب تک اسے

ہوش آتا ہے۔ ہم اسے جنگل میں اور سونے کے غار تک لے جانے کی پلاننگ کر لیتے ہیں‘‘۔ فورگن نے کہا۔

’’ہاں۔ ہم پلاننگ کر کے جائیں گے تو واقعی ہم کامیابی سے ہمکنار ہو سکتے ہیں‘‘۔ ناتھن نے کہا۔

جیمسن خیمے میں گیا اور رسی کا ایک بنڈل اٹھا لایا اور پھر جیمسن اور مارگ نے مل کر بے ہوش ٹارزن کو رسیوں سے باندھنا شروع کر دیا۔

منکو پہاڑی کے اوپر دور سے ٹارزن اور سفید فاموں کو بات چیت کرتے دیکھ رہا تھا۔ گو کہ دور ہونے کی وجہ سے منکو ان کی باتیں نہیں سن سکتا تھا لیکن اسے سفید فاموں پر غصہ آ رہا تھا جنہوں نے ٹارزن کو گھیر رکھا تھا۔

منکو کو اس بات کی فکر تھی کہ پہاڑی سے اترتے ہوئے سفید فاموں نے ٹارزن کو ہتھیار وہیں چھوڑنے کا کہا تھا اور ٹارزن اپنا نیزہ اور خنجر پہاڑی کی ایک چٹان پر چھوڑ گیا تھا۔ وہ نہتا تھا اور سفید فام مسلح تھے وہ ٹارزن کو نقصان بھی پہنچا سکتے تھے۔ لیکن اب بھلا منکو کر بھی کیا سکتا تھا۔ ٹارزن ضدی انسان تھا اور وہ وہی کرتا تھا جو اس کا دل چاہتا تھا۔ اسے جان بوجھ

کر خطروں میں کودنے کی عادت تھی اور اس بار بھی اس نے یہی کیا تھا۔

کچھ دیر تک سفید فام ٹارزن سے بات کرتے رہے پھر اچانک منکو نے ٹارزن کو سفید فاموں پر حملہ کرتے دیکھا۔ ٹارزن نے چند ہی لمحوں میں سفید فاموں کو زمین پر گرا دیا تھا اور اس نے ایک سفید فام کا مشینی آتشیں ہتھیار اٹھا کر ان پر آگ اگلنی شروع کر دی۔

منکو غور سے دیکھ رہا تھا ٹارزن ان سفید فاموں کے ارد گرد آگ برسا رہا تھا جیسے وہ سفید فاموں کو صرف ڈرانا چاہتا ہو۔

ٹارزن کے ہاتھ میں مشینی آگ اگلنے والا ہتھیار دیکھ کر منکو کے چہرے پر سکون آ گیا کہ اب سفید فام چاہیں گے بھی تو ٹارزن کو نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔

چند لمحے وہ سوچتا رہا پھر وہ پہاڑی سے نیچے اترنے لگا۔ وہ اس چٹان کی طرف بڑھا جہاں ٹارزن کا نیزہ اور خنجر پڑا ہوا تھا۔ منکو نیزہ تو نہیں اٹھا سکتا تھا اس لئے اس نے خنجر اٹھایا اور ایک بار پھر پہاڑی سے نیچے اترنے لگا لیکن ابھی وہ تھوڑا سا ہی نیچے گیا

ہو گا کہ اس نے ایک سفید فام کو اچانک ٹارزن کے عقب سے حملہ کرتے دیکھا۔ سفید فام نے لوہے کے آتشیں ہتھیار کا دستہ ٹارزن کے سر کے عقب میں مارا تھا۔ ٹارزن لہرایا ہی تھا کہ سفید فام نے ایک بار پھر اس کے سر پر ایک اور ضرب لگا دی اور ٹارزن منہ کے بل نیچے گر گیا۔

ٹارزن کو بے حس و حرکت ہوتے دیکھ کر منکو وہیں ٹھٹک گیا۔ اس کے چہرے پر ایک بار پھر پریشانی کے سائے لہرانے لگے۔

''اوہ۔ آخر وہی ہوا ہے جس کا مجھے ڈر تھا''۔ منکو نے پریشانی کے عالم میں بڑبڑاتے ہوئے کہا وہ تیزی سے دائیں طرف موجود ایک چٹان کی طرف بڑھا اور پھر وہ اس چٹان کے پیچھے آ گیا تاکہ سفید فام اسے نہ دیکھ سکیں۔ چٹان کے پیچھے آ کر وہ دوبارہ خیموں کی طرف دیکھنے لگا۔ ٹارزن، سفید فاموں کے قریب اسی طرح سے گرا ہوا تھا اور سفید فام آپس میں باتیں کر رہے تھے پھر ان میں سے ایک سفید فام خیمے میں گیا اور خیمے سے رسی کا ایک بنڈل نکال لایا اور پھر دو

افراد مل کر ٹارزن کو رسیوں سے جکڑنا شروع ہو گئے۔

''لگتا ہے یہ سردار کو ابھی ہلاک نہیں کرنا چاہتے اور انہوں نے سردار کو اپنی قید میں رکھنے کا فیصلہ کیا ہے ورنہ یہ سردار کو اسی حالت میں گولیاں مار کر ہلاک بھی کر سکتے تھے''۔ منکو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

سامنے کھلا علاقہ تھا۔ منکو جانتا تھا کہ اگر وہ نیچے گیا تو وہ آسانی سے سفید فاموں کی نظروں میں آ جائے گا۔ وہ اگر پہاڑی پر آگے جا کر بھی نیچے آتا تب بھی سفید فام اسے آسانی سے دیکھ سکتے تھے اور منکو کے لئے یہ بھی ممکن نہیں تھا کہ وہ پہاڑی کا لمبا چکر کاٹ کر ساحل کی طرف جائے اس طرف پہنچنے کے لئے اسے لامحالہ سمندر میں تیر کر اس طرف آنا پڑتا تھا جو کم از کم اس کے لئے مشکل تھا۔ سفید فام، ٹارزن کو باندھ کر خیمے میں لے گئے تھے اور کئی مسلح افراد چاروں طرف پھیل گئے تھے تاکہ اگر کوئی ٹارزن کو چھڑانے کے لئے وہاں آئے تو وہ انہیں روک سکیں۔

''ہونہہ۔ ان مسلح افراد کی نظریں تو پہاڑی پر ہی جمی ہوئی ہیں۔ اب میں کیا کروں اگر مین چٹان کے

پیچھے سے باہر نکلا تو یہ مجھے آسانی سے دیکھ لیں گے"۔ منکو نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

وہ کافی دیر تک وہیں چھپا رہا لیکن سفید فاموں نے بھی جیسے پہاڑی پر سے نظریں نہ ہٹانے کی قسمیں کھا لی تھیں۔ اب منکو کے لئے اور کوئی چارہ نہیں تھا کہ وہ رات ہونے کا انتظار کرتا۔ اب وہ اندھیرے کا ہی فائدہ اٹھا کر نیچے جا سکتا تھا اور ٹارزن کی مدد کر سکتا تھا۔ اس خیمے میں مسلسل خاموشی چھائی ہوئی تھی جہاں بے ہوش ٹارزن کو باندھ کر لے جایا گیا تھا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ رات ہو لینے دو پھر میں دیکھتا ہوں کہ تم کس طرح مجھے نیچے آنے سے روکتے ہو"۔ منکو نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ خاموشی سے اس چٹان کے پیچھے چھپ کر بیٹھ گیا۔

ٹارزن کو ہوش آیا تو اس نے خود کو ایک خیمے میں پایا۔ اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے وہ ایک طویل سانس لے کر رہ گیا کیونکہ وہ رسیوں سے بری طرح سے بندھا ہوا تھا۔

ٹارزن خیمے میں اکیلا تھا وہاں اس کے سوا کوئی نہیں تھا۔ اسے رسیوں سے اس بری طرح سے باندھا گیا تھا کہ وہ ذرا سی بھی جنبش نہیں کر سکتا تھا۔ ٹارزن نے سر گھمایا تو اسے اپنے دائیں طرف ایک سفید ڈبہ پڑا ہوا دکھائی دیا۔ یہ وہی ڈبہ تھا جسے اس نے جیمسن نامی سفید فام کو کھول کر اسے دکھانے کے لئے کہا تھا اور ٹارزن مڑا ہی تھا کہ اس پر عقب سے فورگن یا اس کے کسی ساتھی نے حملہ کر دیا تھا۔

ٹارزن کو ابھی تک اپنے سر کے عقب میں درد محسوس ہو رہا تھا اسے فورگن اور اس کے ساتھیوں پر بے حد غصہ آ رہا تھا کہ فورگن نے اس پر دھوکے سے حملہ کیا تھا۔ ابھی ٹارزن ادھر ادھر دیکھ ہی رہا تھا کہ اسی لمحے خیمے میں فورگن اور اس کے تین ساتھی اندر آ گئے۔ جیمسن کے ہاتھ میں ایک سرنج تھی جس میں ہلکے سبز رنگ کا محلول بھرا ہوا تھا۔

''ارے یہ کیا اسے تو خود ہی ہوش آ گیا ہے''۔ ٹارزن کو ہوش میں دیکھ کر جیمسن نے حیران ہوتے ہوئے کہا وہ بھلا ٹارزن کی طاقت اور قوت مدافعت کے بارے میں کیا جانتا تھا کہ ٹارزن زیادہ دیر بے ہوش نہیں رہتا تھا اور اسے خود ہی ہوش آ جاتا تھا۔

''اچھا ہوا کہ اسے خود ہی ہوش آ گیا ہے۔ ورنہ اسے ہوش میں لانے والا انجکشن لگانے کے باوجود ہمیں کافی دیر تک انتظار کرنا پڑتا''۔ فورگن نے کہا اور وہ چاروں ٹارزن کے قریب آ گئے۔ ان سب نے موٹے موٹے دستانے پہن رکھے تھے۔

''تو تم نے مجھے دھوکے سے بے ہوش کیا تھا''۔

ٹارزن نے فورگن کو تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ تمہارے ہاتھ میں گن تھی اگر میں تمہیں بے ہوش نہ کرتا تو تم ہمارے قابو میں کیسے آتے''۔ فورگن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تم کیا سمجھتے ہو تم نے اس طرح سے باندھ کر مجھے بے بس کر دیا ہے''۔ ٹارزن نے غرا کر کہا۔

''فی الحال تو ایسا ہی ہے۔ تم بندھے ہوئے ہو اور ہم چاروں کے سامنے بے بسی سے پڑے ہوئے ہو۔ ہم چاہیں تو تمہیں اسی حالت میں ہلاک کر سکتے ہیں''۔ مارگ نے کہا۔

''تو کر دو ہلاک۔ تمہیں ڈر کس بات کا ہے''۔ ٹارزن نے منہ بنا کر کہا۔

''ہمیں کوئی ڈر نہیں ہے ٹارزن۔ جب تم نے ہمیں اپنے بارے میں بتایا تھا تو ہم تمہیں اسی وقت ہلاک کر سکتے تھے لیکن ہم نے تمہیں جان بوجھ کر زندہ رکھا ہے''۔ ناتھن نے کہا۔

''کیوں۔ جان بوجھ کر کیوں زندہ رکھا ہے۔ کیا

چاہتے ہو مجھ سے"۔ ٹارزن نے کہا۔

"بتاتے ہیں۔ اتنی جلدی بھی کیا ہے"۔ فورگن نے زہریلے انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم چاروں میرے ساتھ جو سلوک کر رہے ہو اس سے میرا شک یقین میں بدل گیا ہے کہ تاشار قبیلے والوں کو ہلاک کرنے میں تمہارا ہی ہاتھ تھا"۔ ٹارزن نے انہیں تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ان سب کو ہم نے ہی ہلاک کیا ہے"۔ جیمسن نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

"کیوں۔ تمہاری قبیلے والوں سے کیا دشمنی تھی۔ کیوں ہلاک کیا ہے تم نے انہیں۔ بولو"۔ اس کا جواب سن کر ٹارزن نے غصے میں آتے ہوئے کہا۔

"ہمارے قبیلے والوں سے کوئی دشمنی نہیں تھی وہ بے چارے تو ہمیں جانتے بھی نہیں تھے"۔ ناتھن نے ہنس کر کہا۔

"تو تم لوگوں نے ان بے گناہوں کو کیوں ہلاک کیا ہے بولو۔ جواب دو مجھے"۔ ٹارزن نے غراتے ہوئے کہا تو فورگن نے اسے بتانا شروع کر دیا کہ وہ

یہاں کس مقصد کے لئے آیا تھا اور اس نے کیسے قبیلے والوں کو زہریلے اور آدم خور چوہوں سے ہلاک کرایا تھا۔

"ہونہہ۔ تو تم نے محض اپنا تجربہ کرنے کے لئے تین سو سے زائد بے گناہ انسانوں کو موت کے منہ میں پہنچا دیا ہے"۔ ٹارزن نے غرا کر کہا۔ فورگن کی بے حسی اور سفاکی دیکھ کر اس کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا تھا۔

"ہاں۔ ابھی ہم نے یہاں ایک تجربہ اور کرنا ہے۔ ہمارے پاس اب بھی سینکڑوں زہریلے چوہے ہیں جو ہم تمہارے جنگل میں لے جا کر کسی دوسرے قبیلے پر چھوڑ دیں گے۔ زہریلے چوہے قبیلے والوں کو کاٹ کر ہلاک بھی کر دیں گے اور ان کی لاشیں بھی کھا جائیں گے"۔ فورگن نے اسی طرح سے سفاک بھرے انداز میں کہا۔

"تم ظالم ہو بے حد ظالم۔ جو محض تجربات کے طور پر بے گناہ اور معصوم انسانوں کو ہلاک کر رہے ہو۔ تم سب نے میرے جنگل کا نہ صرف قانون توڑا ہے

بلکہ تم نے تاشار قبیلے والوں پر زہریلے چوہے چھوڑ کر انتہائی سفاکی اور بے رحمی کا ثبوت دیا ہے۔ جس کی سزا تمہیں ملے گی ضرور ملے گی''۔ ٹارزن نے غصے سے کہا اور وہ چاروں بے اختیار ہنسنے لگے۔ ان کی ہنسی میں بے پناہ حقارت اور طنز تھا۔

''کون دے گا ہمیں سزا۔ تم یا تمہارا جنگل''۔ مارگ نے طنزیہ ہنسی ہنستے ہوئے کہا۔

''تم میرے اور میرے جنگل کے دشمن ہو اس لئے میں بھی تمہیں سزا دوں گا اور میرا جنگل بھی۔ تم میں سے کوئی بھی یہاں سے زندہ واپس نہیں جا سکے گا''۔ ٹارزن نے نفرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ مت بھولو ٹارزن کہ تم اس وقت ہماری قید میں ہو۔ تم بندھے ہوئے ہو میں چاہوں تو میں یہیں اور اسی حالت میں تمہیں گولیوں سے چھلنی کر سکتا ہوں''۔ جیمسن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''یہی تمہارے حق میں اچھا ہو گا کہ تم مجھے ہلاک کر دو۔ کیونکہ اگر تم نے مجھے زندہ چھوڑ دیا تو تم میں سے کوئی بھی زندہ نہیں بچے گا''۔ ٹارزن نے بھی اسی

کے انداز میں جواب دیا اور جیمسن نے غصے سے اپنی پیٹی سے پسٹل نکال لیا۔ وہ پسٹل کا رخ ٹارزن کی جانب کر کے ٹریگر دبانے ہی لگا تھا کہ فورگن نے لپک کر اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

''کیا کر رہے ہو احمق۔ اگر تم نے اسے ہلاک کر دیا تو ہمیں سونے کے غار تک کون لے جائے گا''۔ فورگن نے غصیلے لہجے میں کہا اور سونے کے غار کا سن کر ٹارزن بے اختیار چونک پڑا۔

''سونے کا غار۔ کیا مطلب۔ کون سے سونے کے غار کی بات کر رہے ہو''۔ ٹارزن نے کہا۔

''ٹارزن۔ ہم جانتے ہیں کہ ان جنگلوں میں ایک ایسا غار ہے جو سونے کا ہے اور وہاں اتنا سونا ہے کہ ہم جہاز کے جہاز بھر کر لے جا سکتے ہیں۔ تم اگر اب تک زندہ ہو تو صرف اس سونے کے غار کی وجہ سے ہی زندہ ہو ورنہ جب تم نے اپنے بارے میں بتایا تھا تو ہم تمہیں اسی وقت ہلاک کر سکتے تھے۔ جب تم نے مجھے اپنا نام بتایا تو مجھے اپنے ایک شکاری دوست کی بات یاد آ گئی تھی جو اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ

سونے کے غار تک پہنچ گیا تھا لیکن پھر تم ان کے آڑے آ گئے اور تم نے اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا تھا اور میرے دوست اور اس کے کئی ساتھیوں کو بری طرح سے زخمی کر کے یہاں سے بھاگ جانے پر مجبور کر دیا تھا''۔ فورگن نے کہا۔

''اوہ۔ تو تم پیٹر کی بات کر رہے ہو''۔ ٹارزن نے چونک کر کہا۔

''ہاں۔ پیٹر میرا دوست ہے جس کی تم نے ایک ٹانگ اور ایک بازو توڑ دیا تھا''۔ فورگن نے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ تم یہاں صرف اپنا تجربہ کرنے ہی نہیں سونے کے غار سے سونا بھی حاصل کرنے کے لئے آئے ہو''۔ ٹارزن نے کہا۔

''پہلے میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا۔ میں نہیں جانتا تھا کہ یہ وہی جنگل ہیں جہاں پیٹر اور اس کے ساتھی آئے تھے اور جہاں تمہاری حکمرانی ہے۔ تم نے اپنا نام بتایا تو مجھے سب یاد آ گیا تھا اس لئے میں نے اور میرے ساتھیوں نے سوچا ہے کہ اب اگر ہم یہاں آ ہی گئے ہیں تو پھر خالی ہاتھ کیوں جائیں۔ تم ان

جنگلوں کے رہنے والے ہو۔ تمہارے لئے سونا بے کار ہے جبکہ اتنا سونا اگر ہمیں مل جائے تو ہم دنیا کے مالدار ترین انسان بن سکتے ہیں''۔ فورگن نے کہا۔

''تو تم نے مجھے یہ سوچ کر بے ہوش کر کے باندھا ہے کہ میں تمہیں سونے کے غار تک لے جاؤں گا''۔ ٹارزن نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ اسی لئے تو تم اب تک زندہ ہو''۔ ناتھن نے کہا۔

''بھول جاؤ۔ میں تمہیں کبھی اور کسی حال میں سونے کے غار تک نہیں لے جاؤں گا۔ چاہے تم میرے ٹکڑے ٹکڑے ہی کیوں نہ کر دو''۔ ٹارزن نے کہا۔

''میں جانتا ہوں کہ تم ہماری بات آسانی سے نہیں مانو گے لیکن ہم نے تمہارا انکار اقرار میں بدلنے کا طریقہ سوچ لیا ہے۔ اسی لئے تو ہم یہاں تم سے بات کرنے کے لئے آئے تھے''۔ جیمسن نے زہریلے انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب۔ کیا کرو گے تم مجھے منانے کے

لئے‘‘۔ ٹارزن نے چونک کر کہا۔

’’تمہارے دائیں طرف ایک ڈبہ پڑا ہے۔ اس ڈبے میں دس چوہے موجود ہیں۔ ہم نے ان چوہوں کے دانتوں پر زہر نہیں لگایا ہے۔ لیکن وہ بھوکے ہیں۔ اگر ہم یہ چوہے تم پر چھوڑ دیں تو وہ تمہیں بری طرح سے کاٹنا شروع کر دیں گے۔ ان چوہوں کے کاٹنے سے تم ہلاک تو نہیں ہو گے لیکن تمہارا جو حال ہو گا اس کا تم بخوبی اندازہ لگا سکتے ہو۔ چوہے اس وقت تک تمہارا گوشت نوچتے رہیں گے جب تک کہ ہم انہیں ہلاک نہ کر دیں اور ہم اس وقت تک ان چوہوں کو ہلاک نہیں کریں گے جب تک کہ تم ہمارا ساتھ دینے کا اقرار نہ کر لو اور یہ وعدہ نہ کر لو کہ تم ہمیں ہر حال میں اور صحیح سلامت سونے کے غار تک لے جاؤ گے‘‘۔ فورگن نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

’’ہونہہ۔ تم ایسی گھناؤنی حرکت نہیں کر سکتے‘‘۔ ٹارزن نے غرا کر کہا۔

’’ہم سب کچھ کر سکتے ہیں ٹارزن۔ تمہارے لئے یہی بہتر ہو گا کہ تم ہماری بات مان جاؤ۔ اگر تم یہ

وعدہ کر لو کہ تم ہماری بات مان لو گے تو ہم تم پر چوہے نہیں چھوڑیں گے‘‘۔ ناتھن نے کہا۔

’’کیوں۔ وعدہ کیوں‘‘۔ ٹارزن نے منہ بنا کر کہا۔

’’پیٹر تمہارے بارے میں بہت کچھ جانتا تھا ٹارزن۔ اس نے ہمیں بتایا تھا کہ تم انتہائی اصول پسند اور وعدے کے پکے ہو۔ ایک بار جو تم وعدہ کر لیتے ہو اسے ہر حال میں پورا کرتے ہو‘‘۔ فورگن نے کہا اور ٹارزن اسے گھور کر رہ گیا۔

’’نہیں۔ تم سب ظالم ہو اور میں ظالموں کی کوئی مدد نہیں کرتا۔ میں تمہیں سونے کے غار تک نہیں لے جاؤں گا‘‘۔ ٹارزن نے سر جھٹک کر غصے سے کہا۔

’’تو پھر اذیت سہنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ ہم اس وقت تک تمہاری کوئی مدد نہیں کریں گے جب تک تم ہم سے ہمارا ساتھ دینے کا وعدہ نہیں کر لو گے۔ اس وقت تک چاہے چوہے تمہاری ایک ایک ہڈی تک کیوں نہ چبا جائیں‘‘۔ مارگ نے غرا کر کہا۔

’’ہونہہ۔ اگر تم نے مجھے ہلاک کر دیا تو پھر تم کسی بھی طرح سے سونے کے غار تک نہیں پہنچ سکو گے‘‘۔

ٹارزن نے کہا۔

''سونے کے غار تک پہنچنے میں ہمیں مشکل تو ہو گی لیکن تمہیں ہلاک کرنے کے بعد ہم واپس جا کر پیٹر کو اپنے ساتھ لے آئیں گے۔ وہ ان جنگلوں کے راستوں سے بخوبی واقف ہے۔ تم نہیں تو وہ ہمیں اس غار تک لے جائے گا''۔ جیمسن نے کہا۔

''تم کیا سمجھتے ہو کیا میرے جنگل کے جانور تمہیں اس غار تک جانے دیں گے''۔ ٹارزن نے غرا کر کہا۔

''سونے کے غار تک پہنچنے کے لئے ہم سارا جنگل بھی تباہ کر سکتے ہیں اور ہمارے پاس اس قدر اسلحہ ہے کہ جنگل کے سارے جانور بھی ہمارے سامنے آ جائیں تو ہم ان سب کو ہلاک کر دیں گے''۔ ناتھن نے جواباً غرا کر کہا۔

''ہونہہ۔ یہ سب کہنا تمہارے لئے آسان ہے لیکن جب تمہارا جنگل کے جانوروں سے سامنا ہو گا تب تمہیں معلوم ہو گا کہ تم انہیں ہلاک کرتے ہو یا وہ تمہاری ہڈیاں چباتے ہیں''۔ ٹارزن نے منہ بنا کر کہا۔

''ہمیں تمہارے جنگل اور جنگل کے جانوروں کی

کوئی فکر نہیں ہے۔ تم اپنی فکر کرو۔ بولو۔ تم ہمیں سونے کے غار تک لے جاؤ گے یا نہیں''۔ مارگ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ میں نہیں لے جاؤں گا''۔ ٹارزن نے دو ٹوک اور انتہائی سخت لہجے میں کہا اور اس کا جواب سن کر ان چاروں کے چہرے غصے سے سرخ ہو گئے۔

''تو پھر موت کا عذاب بھگتنے کے لئے تیار ہو جاؤ''۔ جیمسن نے غرا کر کہا۔ وہ آگے بڑھا اور اس نے سفید رنگ کا وہ ڈبہ اٹھا لیا جس میں دس سفید چوہے موجود تھے۔

''ہم نے تمہارے جسم پر ایک خاص کیمیکل لگا دیا ہے اس کیمیکل کی بو کی وجہ سے چوہے فوراً تم پر جھپٹ پڑیں گے۔ ہم یہیں موجود ہیں لیکن ہم نے ایک ایسی خوشبو لگا رکھی ہے کہ چوہے ہمارے نزدیک آنے کی بھی کوشش نہیں کریں گے۔ میں آخری بار پھر تمہیں موقع دے رہا ہوں۔ اپنی جان بچانا چاہتے ہو تو ہماری بات مان جاؤ''۔ جیمسن نے ڈبے کے منہ کھول کر ٹارزن کے قریب بیٹھتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ میں ایک بار جو فیصلہ کر لیتا ہوں ہمیشہ اسی پر قائم رہتا ہوں اور مجھے میرا فیصلہ بدلنے پر کوئی مجبور نہیں کر سکتا''۔ ٹارزن نے سخت لہجے میں کہا۔

''ہونہہ۔ چھوڑ دو اس پر چوہے۔ دیکھتے ہیں کہ یہ کب تک اپنا فیصلہ نہیں بدلتا''۔ مارگ نے غرا کر کہا اور جیمسن نے ڈبہ اٹھایا اور اس کا کھلا ہوا منہ ٹارزن کے سینے کے اوپر کر کے الٹ دیا۔ ڈبہ الٹتے ہی اس میں سے خرگوشوں سے کچھ چھوٹے مگر خطرناک سفید رنگ کے چوہے ٹارزن پر آ گرے۔

چوہے ٹارزن پر گرتے ہی تیزی سے چوں چوں کرتے ہوئے اس کے جسم پر ادھر ادھر بھاگنے لگے۔ چوہوں کو ٹارزن کے جسم پر گرا کر جیمسن ڈبہ لئے اٹھ کر تیزی سے پیچھے ہٹ گیا تھا اور پھر وہ بڑی دلچسپ نظروں سے سفید چوہوں کو ٹارزن کے جسم پر ناچتے ہوئے دیکھنے لگے۔ چوہے ٹارزن کے جسم کو سونگھتے ہوئے صرف بھاگ دوڑ کر رہے تھے ان میں سے ابھی تک کسی ایک چوہے نے بھی ٹارزن کو کاٹنے کی کوشش نہیں کی تھی۔

''یہ کیا۔ یہ چوہے ٹارزن کے جسم پر صرف بھاگ دوڑ ہی کر رہے ہیں۔ یہ اسے کاٹ کیوں نہیں رہے''۔ مارگ نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

’’پتہ نہیں۔ یہ جس قدر بھوکے ہیں انہیں تو ڈبے سے باہر آتے ہی ٹارزن پر پل پڑنا چاہئے تھا‘‘۔ ناتھن نے بھی حیران ہوتے ہوئے کہا۔ جیمسن اور فورگن کے چہروں پر بھی حیرت لہرا رہی تھی۔

’’کیا تم نے ٹارزن کے جسم پر ایکس ایکس کیمیکل لگایا تھا‘‘۔ فورگن نے جیمسن کو گھورتے ہوئے پوچھا۔

’’ہاں۔ میں نے ایک شیشی سے ٹارزن کے سارے جسم پر ایکس ایکس کے قطرے ڈال دیئے تھے۔ ایکس ایکس کی مخصوص بو اب بھی محسوس ہو رہی ہے‘‘۔ جیمسن نے فوراً کہا۔

’’تو پھر ان چوہوں کو کیا ہوا ہے۔ یہ ٹارزن کو کاٹ کیوں نہیں رہے ہیں‘‘۔ مارگ نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

’’شاید ان چوہوں کی بھوک مرگئی ہے‘‘۔ ناتھن نے منہ بنا کر کہا۔ چوہے کچھ دیر ٹارزن کے اوپر اور اس کے گرد ناچتے رہے پھر وہ تیزی سے ٹارزن سے دور ہٹ گئے۔

’’ہونہہ۔ پکڑو انہیں۔ کہیں یہ خیمے سے باہر نہ نکل

جائیں۔ آخر انہیں ہوا کیا ہے یہ ٹارزن کو کاٹے بغیر پیچھے کیوں ہٹ گئے ہیں‘‘۔ فورگن نے غصے اور پریشانی کے عالم میں کہا۔

’’مجھے کیا معلوم۔ یہ چوہے تم لائے ہو اور تم نے ہی کہا تھا کہ یہ آدم خور چوہے ہیں اور خاص طور پر جس انسان کے جسم پر ایکس ایکس کیمیکل لگا ہوا ہو یہ اسے نوچ نوچ کر کھا جاتے ہیں‘‘۔ جیمسن نے منہ بنا کر کہا۔

’’ہاں۔ ہوتا تو یہی تھا۔ مگر‘‘۔ فورگن نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

’’مگر۔ مگر کیا‘‘۔ ناتھن نے کہا۔

’’کچھ نہیں۔ پکڑو انہیں اور دوبارہ ڈبے میں ڈال دو‘‘۔ فورگن نے سر جھٹک کر کہا تو وہ تینوں آگے بڑھے اور انہوں نے چوہوں کو پکڑنا شروع کر دیا اور پکڑ پکڑ کر جیمسن کے ہاتھ میں موجود ڈبے میں ڈالنا شروع کر دیا۔ ان کے ہاتھوں پر چونکہ دستانے تھے اس لئے انہیں چوہوں کو پکڑنے میں کوئی دقت نہیں ہو رہی تھی۔

''کیوں۔ کیا ہوا۔ تم تو کہتے تھے کہ یہ چوہے مجھے نوچ نوچ کر کھا جائیں گے''۔ جب انہوں نے سارے چوہے پکڑ کر ڈبے میں بند کر دیئے تو ٹارزن نے مسکراتے ہوئے اور طنزیہ لہجے میں کہا۔

''سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ ایسا کیوں ہوا ہے ورنہ اب تک یہ تمہارا آدھا جسم ادھیڑ چکے ہوتے''۔ فورگن نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

''تمہیں سمجھ آئے گا بھی نہیں''۔ ٹارزن نے ہنس کر کہا اور وہ چاروں چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔ لیکن ٹارزن کا چہرہ سپاٹ تھا وہ اس کے چہرے سے یہ نہیں جان سکے تھے کہ ٹارزن نے یہ طنزیہ بات کیوں کی تھی۔

سفید چوہوں کا تعلق چونکہ سیاہ جنگلوں سے تھا اور ٹارزن ان چوہوں کے بارے میں جانتا تھا اس لئے جیسے ہی جیمسن نے اس پر چوہے چھوڑے تھے ٹارزن نے فوراً اپنا سانس روک لیا تھا اور بے حس و حرکت ہو گیا تھا۔ ان سفید چوہوں کی عادت تھی کہ یہ صرف ان حرکت کرتے ہوئے انسانوں پر ہی حملہ کرتے تھے

اور انہی انسانوں کا گوشت کھاتے تھے جنہیں خود انہوں نے کاٹا ہو۔ وہ مردہ اور غیر متحرک انسانوں پر حملہ نہیں کرتے تھے۔ نیند کے عالم میں چونکہ انسان سانس لیتے ہوئے متحرک رہتا ہے اس لئے چوہے ان پر بھی حملہ کر دیتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ ان چوہوں نے تاشار قبیلے کے سوئے ہوئے وحشیوں کو ہلاک کر دیا تھا اور چونکہ ٹارزن نے خود کو بے حس و حرکت کر لیا تھا اس لئے چوہے اسے سونگھ کر اور اس پر کچھ دیر ناچ کر اسے مردہ سمجھ کر دور ہٹ گئے تھے۔

''تم کہنا کیا چاہتے ہو۔ کیا جانتے ہو تم ان چوہوں کے بارے میں''۔ فورگن نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''میں ان سفید چوہوں کے بارے میں جتنا جانتا ہوں تم اتنا اپنے بارے میں بھی نہیں جانتے ہو گے''۔ ٹارزن نے اسی طرح سے مسکرا کر کہا۔

''ہونہہ۔ ان چوہوں سے تو تم بچ گئے ہو لیکن ہمارے ہاتھوں سے نہیں بچ سکو گے۔ میں تمہارے جسم کے ایک ایک حصے پر گولیاں مار دوں گا''۔ فورگن نے

غراتے ہوئے کہا اور اس نے فوراً پیٹی میں اڑسا ہوا پسٹل نکالا اور اس کا رخ ٹارزن کی جانب کر دیا۔

''تم کچھ بھی کر لو لیکن تم میرا ارادہ کبھی نہیں بدل سکو گے''۔ ٹارزن نے کہا۔

''ایک منٹ فورگن۔ گولی نہ چلانا''۔ اچانک مارگ نے کہا اور فورگن چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

''کیوں۔ کیوں نہ چلاؤں گولی''۔ اس نے منہ بنا کر کہا۔

''ٹارزن سے اقرار کرانے کا ایک اور بھی طریقہ ہے''۔ مارگ نے کہا اور وہ سب چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

''کون سا طریقہ ہے۔ بولو''۔ فورگن نے کہا۔

''ٹارزن کو اپنے جنگل اور جنگل کے جانوروں سے بہت پیار ہے۔ ہم ایسا کرتے ہیں کہ ہم اپنے کچھ ساتھی جنگل میں بھیج دیتے ہیں۔ وہ جنگل میں جا کر جانوروں کو ہلاک کریں گے اور بم برسا کر جنگل کو تباہ کرنا شروع کر دیں گے۔ جب ٹارزن کو اپنے جانوروں کی ہلاکت اور جنگل کی تباہی کا پتہ چلے گا تو

اس کے پاس ہمارا ساتھ دینے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہو گا۔ اگر اسے اپنے جنگل اور جنگل کے جانوروں کی واقعی پرواہ ہے تو یہ ہماری بات مان جائے گا ورنہ ہم اس کے سارے جنگلوں کو تباہ کر دیں گے''۔ مارگ نے کہا اور اس کی بات سن کر ٹارزن کا چہرہ ایک بار پھر غصے سے سرخ ہو گیا۔

''اگر تم لوگوں نے ایسا کیا تو میں تمہارا ایسا حشر کروں گا کہ مرنے کے بعد بھی تمہاری روحیں صدیوں تک کانپتی رہیں گی''۔ ٹارزن نے غصے سے چیختے ہوئے کہا اور مارگ بے اختیار مسکرا دیا۔

''دیکھا۔ میرا اندازہ غلط نہیں تھا۔ ٹارزن کا غصہ بتا رہا ہے کہ یہ اپنے جنگلوں اور جنگل کے جانوروں کو بچانے کے لئے کچھ بھی کر سکتا ہے''۔ مارگ نے ہنستے ہوئے کہا تو فورگن اور اس کے دوسرے ساتھیوں کے چہروں پر بھی مسکراہٹیں آ گئیں۔

''کیوں ٹارزن۔ اب کیا کہتے ہو۔ ہمارا ساتھ دینے کا وعدہ کرتے ہو یا میں اپنے ساتھیوں کو تمہارے جنگل کی تباہی کے لئے روانہ کر دوں''۔

فورگن نے کہا۔

"نہیں۔ رک جاؤ۔ تم ایسا نہیں کر سکتے"۔ ٹارزن نے تیز لہجے میں کہا۔

"تو وعدہ کرو کہ تم ہمیں سونے کے غار تک لے جاؤ گے اور جنگل میں ہمیں نقصان پہنچانے کی کوئی کوشش نہیں کرو گے"۔ فورگن نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں تمہیں سونے کے غار تک پہنچا دوں گا اور میں وعدہ کرتا ہوں کہ میں تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا"۔ ٹارزن نے کہا۔ جنگل کی تباہی اور جانوروں کی ہلاکت کا سن کر وہ واقعی پریشان ہو گیا تھا۔ ان سفید فاموں کا کوئی بھروسہ نہیں تھا کہ وہ جنگل میں جا کر بے گناہ اور معصوم جانوروں کو ہلاک کرنا شروع کر دیتے۔ ان کے پاس اسلحہ تھا جو واقعی جنگل کی تباہی اور جانوروں کی ہلاکتوں کا سبب بن سکتا تھا۔

"یہ ہوئی نا بات۔ تم ہمیں سونے کے غار تک لے جاؤ۔ ہم وہاں سے بس تھوڑا سا ہی سونا نکالیں گے اور یہاں سے واپس چلے جائیں گے اور تمہیں بھی کوئی

نقصان نہیں پہنچائیں گے"۔ جیمسن نے کہا تو ٹارزن ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ اس کا چہرہ غصے اور نفرت سے بگڑا ہوا تھا وہ ان سب کو باری باری نہایت غصیلی نظروں سے گھور رہا تھا جیسے اس کا بس نہ چل رہا ہو کہ وہ ان سب کے ٹکڑے اڑا دے۔

منکو کافی دیر انتظار کرتا رہا لیکن رات ہونے میں ابھی کافی وقت تھا۔

دوپہر ہو چکی تھی لیکن مسلح افراد اپنی جگہوں سے جیسے ہلنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے۔ انہیں شاید وہاں اسی لئے کھڑا کیا گیا تھا کہ وہ پہاڑی پر نظر رکھ سکیں کہ اس طرف سے ٹارزن کی طرح کوئی اور نہ آ جائے۔

جوں جوں وقت گزرتا جا رہا تھا منکو کی پریشانی بڑھتی جا رہی تھی۔ اس خیمے میں بھی مکمل طور پر خاموشی چھائی ہوئی تھی جس میں ٹارزن کو باندھ کر لے جایا گیا تھا۔ نجانے ٹارزن کس حال میں تھا اور سفید فاموں نے اسے باندھ کر وہاں کیوں رکھا ہوا

تھا۔ کھلا علاقہ ہونے کی وجہ سے منکو چاہ کر بھی کسی طرح سے ٹارزن کی مدد نہیں کر سکتا تھا۔ وہ رات ہونے کا انتظار کر رہا تھا کہ رات ہو تو وہ اندھیرے میں پہاڑی سے نیچے جائے اور مسلح افراد سے چھپتا چھپاتا ہوا کسی طرح سے اس خیمے میں گھس جائے جس میں ٹارزن تھا۔

اس کے پاس ٹارزن کا خنجر تھا۔ اگر وہ کسی طرح سے خیمے میں پہنچ جاتا تو وہ اس خنجر سے ٹارزن کی رسیاں کاٹ سکتا تھا لیکن اس کے لئے اجالے میں خیمے تک جانا مشکل ہی نہیں ناممکن بھی تھا۔ ان سفید فاموں سے کوئی بعید نہیں تھا کہ وہ اسے دیکھ کر اس پر گولیاں برسا دیتے۔

''اب میں کیا کروں۔ آج کا دن ہی لمبا ہو گیا ہے۔ رات ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی ہے''۔ منکو نے پریشانی کے عالم میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس نے چٹان کے پیچھے سے سر نکال کر خیموں کی طرف دیکھا تو بے اختیار چونک پڑا۔

خیمے سے چار سفید فام ٹارزن کو لے کر باہر آ

رہے تھے۔ ٹارزن کے جسم پر رسیاں بندھی ہوئی تھیں جن کے دوسرے اس کے پیچھے موجود دو افراد نے پکڑ رکھے تھے۔

سفید فاموں نے صرف ٹارزن کے پیروں کی رسیاں کھولی تھیں اسی لئے ٹارزن اپنے پیروں پر چل کر آ رہا تھا۔

''اوہ۔ یہ دیکھ کر دل کو سکون ہوا ہے کہ سردار ٹھیک ہے اور ان سفید فاموں نے اسے کوئی نقصان نہیں پہنچایا ہے''۔ منکو نے سکون کا سانس لیتے ہوئے کہا۔ سفید فام، ٹارزن کو لے کر وہیں رک گئے تھے اور وہ ٹارزن سے بات کر رہے تھے پھر تقریباً تمام سفید فام اور ٹارزن اس پہاڑی کی طرف آنے لگے۔

''اوہ۔ یہ سب تو اسی طرف آ رہے ہیں۔ شاید سفید فام، سردار کے ساتھ جنگل میں جانا چاہتے ہیں۔ مگر کیوں''۔ منکو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔ وہ غور سے ٹارزن اور سفید فاموں کی طرف دیکھ رہا تھا۔

ٹارزن کے چہرے پر بے پناہ سنجیدگی تھی۔ وہ ان سب کے آگے چل رہا تھا اور سفید فام مشین گنیں اور

بڑے بڑے تھیلے کاندھوں پر ڈالے اس کے پیچھے آ رہے تھے۔ کچھ ہی دیر میں وہ سب پہاڑی کے نزدیک آ گئے اور پھر وہ سب پہاڑی پر چڑھنے لگے۔

انہیں پہاڑی پر چڑھتے دیکھ کر منکو چٹان کی دوسری طرف کھسک گیا۔ سفید فام اور ٹارزن پہاڑی پر چڑھتے ہوئے اوپر آ گئے اور پھر وہ چوٹی پر جا کر پہاڑی کی دوسری طرف اترنے لگے۔

جب ٹارزن اور سفید فام پہاڑی کی دوسری طرف گئے تو منکو فوراً چٹان کے پیچھے سے نکلا اور وہ بھی پہاڑی پر چڑھنا شروع ہو گیا۔

چوٹی پر آ کر اس نے دوسری طرف دیکھا تو اسے وہ سب پہاڑی سے نیچے جاتے ہوئے دکھائی دیئے۔ کچھ ہی دیر میں وہ سب نیچے تھے اور پھر وہ ٹارزن کے ساتھ جنگل کی طرف جانے لگے۔ جب وہ درختوں کے جھنڈ کی طرف چلے گئے تو منکو بھی تیزی سے پہاڑی سے اترتا ہوا نیچے آ گیا۔

نیچے آتے ہی اس نے تیزی سے جنگل کی طرف بھاگنا شروع کر دیا۔ جنگل میں آتے ہی وہ اچھل کر

ایک درخت پر چڑھا اور پھر وہ درختوں پر چھلانگیں لگاتا ہوا تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا جس طرف ٹارزن اور سفید فام گئے تھے۔

کچھ ہی دیر میں وہ اس جگہ پہنچ گیا جہاں ٹارزن اور سفید فام مسلسل آگے بڑھے جا رہے تھے۔ سفید فاموں نے ٹارزن کو اپنے گھیرے میں لے رکھا تھا اور چاروں طرف دیکھ رہے تھے کہ جنگل کا کوئی جانور ان پر حملہ نہ کر دے۔ منکو احتیاط سے درختوں سے ہوتا ہوا کافی آگے آ گیا اور ایک ایسے درخت کی شاخ پر آ کر رک گیا کہ ٹارزن سامنے سے آ کر اسے آسانی سے دیکھ سکے۔

کچھ ہی دیر میں ٹارزن اور سفید فام وہاں پہنچ گئے۔ ٹارزن نے منکو کو دیکھ لیا تھا۔ ٹارزن کچھ سوچ کر عین اس درخت کے نیچے آ کر رک گیا جس پر منکو موجود تھا۔

''کیا بات ہے۔ تم رک کیوں گئے ہو''۔ ایک سفید فام نے ٹارزن کو رکتے دیکھ کر پوچھا۔

''کچھ نہیں۔ مجھے یاد کرنے دو کہ ہمیں کس طرف

جانا ہے''۔ ٹارزن نے کہا۔

''کیوں۔ کیا تم راستہ بھول گئے ہو''۔ ایک سفید فام نے غصے سے کہا۔

''ہاں۔ کافی عرصہ ہو گیا ہے میں اس طرف نہیں گیا۔ بس تھوڑی دیر میں ابھی یاد کر لیتا ہوں''۔ ٹارزن نے کہا۔

''سردار۔ کیا مسئلہ ہے۔ انہوں نے تمہیں کیوں باندھ رکھا ہے اور یہ تمہیں کہاں لے جا رہے ہیں''۔ منکو نے اونچی آواز میں کہا۔ وہ چونکہ بندر تھا اس لئے سفید فام بھلا اس کی بات کیا سمجھ سکتے تھے۔ انہیں تو ایسا ہی لگ رہا تھا جیسے ایک بندر محض خوخیا رہا ہو۔

''یہ سب میں تمہیں بعد میں بتاؤں گا۔ تم فوراً جاؤ اور جنگل کے جانوروں کو بلا لاؤ اور ان سب کو گھیر لو۔ میں نے ان سے وعدہ کیا ہے کہ میں انہیں ہلاک نہیں کروں گا لیکن میرا وعدہ جانوروں پر لاگو نہیں ہوتا۔ ان سے کہو کہ وہ آ کر ان پر حملہ کر دیں اور ان کی بوٹیاں اڑا دیں۔ یہ ظالم اور انتہائی سفاک لوگ ہیں۔

انہیں کسی بھی حال میں زندہ نہیں رہنا چاہئے''۔ ٹارزن نے بڑبڑانے والے انداز میں کہا۔ اس کا لہجہ چونکہ بدلا ہوا تھا اس لئے سفید فاموں کو سمجھ نہیں آئی تھی کہ ٹارزن نے کیا کہا ہے۔

''یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کون سی زبان ہے''۔ ایک سفید فام نے حیران ہوتے ہوئے کہا جس نے اس کی بڑبڑاہٹ سن لی تھی۔

''کچھ نہیں میں کہہ رہا ہوں کہ میں تمہیں کس طرف سے لے جاؤں''۔ ٹارزن نے بات بناتے ہوئے کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''جس سفید فام نے دھاریوں والا لباس پہن رکھا ہے۔ جانوروں سے کہنا کہ وہ سب اسے زندہ چھوڑ دیں۔ میں اسے اپنے طریقے سے سزا دینا چاہتا ہوں''۔ ٹارزن نے کہا۔

''ٹھیک ہے سردار۔ لیکن ان کے پاس اسلحہ ہے۔ اگر انہوں نے جانوروں پر حملہ کر دیا تو''۔ منکو نے کہا۔

''میں انہیں شمال کی طرف سے لے جاؤں گا جہاں

گھنی جھاڑیاں ہیں۔ تم جانوروں کو اس طرف لے آنا۔ جانور جھاڑیوں میں چھپ جائیں اور پھر ہم جیسے ہی وہاں آئیں وہ ان پر فوراً حملہ کر دیں۔ اس طرح یہ جانوروں پر جوابی حملہ نہیں کر سکیں گے''۔ ٹارزن نے کہا۔

''ٹھیک ہے سردار۔ تم بے فکر رہو۔ اب یہ زندہ نہیں بچیں گے''۔ منکو نے کہا اور تیزی سے چھلانگ لگا کر دوسرے درخت پر چلا گیا اور پھر وہ درختوں پر چھلانگیں لگاتا جنگل کی جانب بھاگتا چلا گیا۔

منکو کو جاتے دیکھ کر ٹارزن نے سکون کا سانس لیا اور پھر اس نے سفید فاموں کے ساتھ ایک بار پھر آگے بڑھنا شروع کر دیا وہ انہیں جنگل کے مختلف راستوں سے گزارتا ہوا شمالی علاقے کی جانب لے جا رہا تھا جہاں قد آدم اور گھنی جھاڑیاں موجود تھیں۔

''ہمیں اور کتنی دور جانا ہے''۔ فورگن نے ٹارزن سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

''ابھی کافی دور جانا ہے۔ اگر تھک گئے ہو تو رک جاؤ''۔ ٹارزن نے کہا وہ انہیں جھاڑیوں میں لے جانے سے پہلے جانوروں کو وہاں پہنچنے کا موقع دینا چاہتا تھا۔ اس لئے وہ انہیں مختلف راستوں پر گھماتا ہوا آگے لے جا رہا تھا۔

''نہیں۔ چاہے جتنا مرضی دور ہو ہم اب اس پہاڑی کے پاس جا کر ہی آرام کریں گے جس میں سونے کا غار ہے''۔ فورگن نے کہا تو ٹارزن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''ٹھیک ہے چلو''۔ ٹارزن نے اثبات میں سر ہلا کر کہا اور وہ آگے بڑھتے چلے گئے۔

منکو نے اس اثناء میں کئی درندوں کو جمع کر لیا تھا اور ان تک ٹارزن کا پیغام پہنچا دیا تھا۔ اس کے کہنے پر خطرناک اور طاقتور درندے ان جھاڑیوں میں جا کر چھپ گئے جن میں انہیں کوئی انسان آسانی سے نہیں دیکھ سکتا تھا۔

ٹارزن جب سفید فاموں کو لے کر جھاڑیوں میں داخل ہوا تو اس نے جھاڑیوں کی مخصوص حرکت سے جان لیا کہ وہاں جانور پہنچ چکے ہیں جو اس کا حکم ملتے ہی سفید فاموں پر حملہ کر سکتے ہیں چنانچہ وہ سفید فاموں کو اس طرف لے جانے لگا جہاں جھاڑیاں ہل رہی تھیں۔ گھنی اور قد آدم جھاڑیاں دیکھ کر ایک لمحے کے لئے فورگن اور اس کے ساتھی پریشان ہو گئے تھے

کہ اگر ان جھاڑیوں میں چھپے ہوئے جانوروں نے ان پر حملہ کر دیا تو وہ کیا کریں گے۔

''مجھے ان جھاڑیوں سے ڈر لگ رہا ہے کیا سونے کے غار کی طرف جانے کا کوئی اور راستہ نہیں ہے''۔ مارگ نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ ان اطراف میں ہر طرف ایسی ہی جھاڑیاں ہیں۔ ہمیں انہی جھاڑیوں سے گزر کر آگے جانا پڑے گا''۔ ٹارزن نے کہا۔

''کیا ان جھاڑیوں میں جانور ہو سکتے ہیں''۔ جیمسن نے پوچھا۔

''جانور سارے جنگلوں میں پھیلے ہوئے ہیں لیکن تم بے فکر رہو۔ جانوروں نے جنگل میں میری وجہ سے تمہیں اب تم کچھ نہیں کہا ہے اور نہ ہی کوئی جانور تمہارے نزدیک آیا ہے''۔ ٹارزن نے کہا۔

''ہاں۔ یہ تو ہے''۔ ناتھن نے کہا۔

''پھر بھی پتہ نہیں کیا بات ہے کہ ان جھاڑیوں میں جاتے ہوئے میرا دل بہت ڈر رہا ہے۔ مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے ان جھاڑیوں میں ہماری موت ہمارا انتظار

کر رہی ہے''۔ جیمسن نے کہا اس کی چھٹی حس واقعی بہت تیز تھی جس نے فوراً خطرہ محسوس کر لیا تھا۔

''تو پھر مت جاؤ۔ یہیں رک جاؤ۔ مجھے کیا''۔ ٹارزن نے لاپرواہی سے کاندھے اچکا کر کہا۔

''نہیں۔ ہم آگے جائیں گے۔ یہاں رکے رہے تو سونے کا غار سرک کر خود ہمارے پاس نہیں آجائے گا''۔ فورگن نے منہ بنا کر کہا۔

''تو پھر ایک کام کرو۔ یہاں چاروں طرف گیس بم پھینک .. تاکہ اگر یہاں کوئی درندہ ہماری تاک میں چھپا ہو تو وہ اس گیس سے بے ہوش ہو جائے''۔ مارگ نے کہا اور اس کی بات سن کر ٹارزن پریشان ہو گیا۔ وہ ضرورت سے زیادہ شکی مزاج اور چالاک معلوم ہو رہے تھے۔

''ہاں یہ ٹھیک ہے۔ میں یہاں ہر طرف گیس بم پھینک دیتا ہوں۔ زہریلی گیس سے ارد گرد تو کیا دور موجود جانور بھی بے ہوش ہو کر گر جائیں گے اور پھر ہم ہر خطرے سے محفوظ ہو جائیں گے''۔ جیمسن نے کہا۔

''احمقانہ باتیں مت کرو جیمسن''۔ فورگن نے منہ بنا کر کہا۔

''احمقانہ باتیں۔ کیا مطلب۔ میں نے کون سی احمقانہ بات کی ہے''۔ جیمسن نے حیران ہو کر کہا۔

''ہم اپنے ساتھ گیس ماسک نہیں لائے ہیں۔ اگر تم نے یہاں گیس بم پھینکے تو اس گیس کے اثر سے ہم بھی بے ہوش ہو جائیں گے''۔ فورگن نے کہا اور اس کی بات سن کر ٹارزن کے چہرے پر سکون آ گیا۔

''اوہ۔ واقعی جلدی میں ہم گیس ماسک لانا بھول گئے ہیں''۔ مارگ نے بوکھلا کر کہا۔

''چلو آگے چلو۔ اگر کہیں خطرہ ہوا تو ہم وہاں فائرنگ کر دیں گے''۔ فورگن نے کہا تو انہوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور وہ جھاڑیوں میں داخل ہو گئے۔ ابھی وہ کچھ ہی دور گئے ہوں گے کہ اچانک ٹارزن کے منہ سے ایک عجیب سی آواز نکلی۔ فورگن اور اس کے ساتھی چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔ اسی لمحے اچانک ماحول درندوں کی تیز اور خوفناک آوازوں سے گونج اٹھا اور پھر اس سے پہلے کہ فورگن اور اس

کے ساتھی کچھ سمجھتے اچانک جھاڑیوں سے بے شمار درندے نکلے اور انہوں نے بجلی کی سی تیزی سے فورگن کے ساتھیوں پر حملہ کر دیا۔

درندوں کا حملہ اس قدر تیز اور شدید تھا کہ فورگن اور اس کے ساتھیوں کو کچھ سوچنے اور سمجھنے کا موقع ہی نہیں ملا تھا۔ وہ درندوں کی اتنی بڑی تعداد دیکھ کر گھبرا گئے تھے اور پھر اس سے پہلے کہ وہ ان درندوں پر فائرنگ کرتے درندے ان پر پل پڑے اور ماحول ان سب کی تیز اور انتہائی دہشتناک چیخوں سے گونج اٹھا۔

درندوں نے پل بھر میں ہی سفید فاموں کے ٹکڑے اڑا کر رکھ دیئے تھے۔ ٹارزن نے چونکہ پہلے ہی منکو سے کہہ دیا تھا کہ وہ دھاری دار لباس والے سفید فام کو کچھ نہیں کہیں گے جو فورگن نے پہن رکھا تھا۔ اس لئے جانوروں نے فورگن کو کوئی نقصان نہیں پہنچایا تھا۔

درندوں کی فوج اور اپنے ساتھیوں کی کٹی پھٹی لاشیں دیکھ کر فورگن تو جیسے ساکت ہو کر رہ گیا تھا۔

منکو نے وہاں پہنچ کر خنجر سے ٹارزن کی رسیاں کاٹ دی تھیں اور ٹارزن نے فورگن کو پکڑ لیا تھا۔

ٹارزن، فورگن کو لے کر اسے کھینچتا ہوا دوبارہ ساحل پر لے گیا جہاں اس کے خیمے لگے ہوئے تھے۔ وہاں دو اور افراد بھی موجود تھے جو اسٹیمر کی حفاظت کر رہے

تھے۔ فورگن کو ٹارزن کی گرفت میں دیکھ کر انہوں نے مشین گنوں کا رخ ٹارزن کی طرف کر دیا لیکن بھلا وہ فورگن کی موجودگی میں ٹارزن پر کیسے حملہ کر سکتے تھے۔ ٹارزن نے فورگن کی گردن پر خنجر رکھ کر انہیں اسلحہ پھینکنے پر مجبور کر دیا۔ جیسے ہی ان دونوں نے مشین گنیں پھینکیں ۔ ٹارزن کے اشارے پر منکو نے ان کی ایک مشین گن اٹھا کر ٹارزن کو لا کر دے دی اور ٹارزن نے مشین گن سے فائرنگ کر کے ان دونوں کو بھی موت کے گھاٹ اتار دیا۔ اپنے باقی دو ساتھیوں کو اس طرح سے ٹارزن کے ہاتھوں ہلاک ہوتے دیکھ کر فورگن اور زیادہ خوفزدہ ہو گیا۔

ٹارزن نے فورگن کو باندھ کر زمین پر ڈالا اور پھر اس نے زمین پر چار کھونٹے گاڑے اور فورگن کو لٹا کر رسیوں سے ان کھونٹوں سے باندھ دیا۔

فورگن بری طرح سے چیخ چلا رہا تھا لیکن اس نے چونکہ تاشار قبیلے کے تین سو سے زائد افراد کو ہلاک کیا تھا اس لئے ٹارزن کو اس پر کوئی رحم نہیں آ رہا تھا۔

فورگن کو کھونٹوں سے باندھنے کے بعد ٹارزن ان

کے خیموں میں گیا اور پھر وہ ایک خیمے سے ایک شیشی اور سفید چوہوں کا ایک ڈبہ اٹھا کر لے آیا۔ ٹارزن نے شیشی فورگن پر الٹنی شروع کر دی۔ یہ دیکھ کر فورگن بری طرح سے چیخنے چلانے لگا وہ سمجھ گیا تھا کہ ٹارزن اس سے کیا سلوک کرنا چاہتا ہے۔

ٹارزن نے اس پر ایکس ایکس کا محلول گرایا تھا جس کی بو سے چوہے بے چین ہو جاتے تھے اور اس جاندار کو نوچ کھاتے تھے۔

محلول گراتے ہی ٹارزن نے ڈبہ کھولا اور فورگن کے لائے ہوئے سفید چوہے اس پر الٹ دیئے۔ فورگن کے حلق سے دردناک چیخیں نکلنے لگیں۔ وہ چونکہ یہ نہیں جانتا تھا کہ اگر وہ سانس روک کر بے حس و حرکت ہو جائے تو چوہے اسے نقصان نہیں پہنچائیں گے اس لئے وہ ان چوہوں سے نہیں بچ سکتا تھا۔ وہ کھونٹوں سے بندھا بری طرح سے مچل رہا تھا اور چوہے اس پر بری طرح سے پل پڑے تھے اور انہوں نے فورگن کو بری طرح سے نوچ نوچ کر کھانا شروع کر دیا تھا۔

چوہوں کو فورگن پر حملہ کرتے دیکھ کر ٹارزن اور منکو پیچھے ہٹ گئے تھے۔ ٹارزن نے خنجر ہاتھ میں لے لیا تھا تاکہ اگر کوئی چوہا اس کی طرف آئے تو وہ اس کا کام تمام کر سکے۔

ٹارزن کے جسم پر بھی چونکہ ایکس ایکس محلول لگا ہوا تھا اس لئے کئی چوہے اس کی طرف بھی لپکے تھے لیکن ٹارزن نے انہیں خنجر سے ہلاک کرنا شروع کر دیا تھا۔ کچھ ہی دیر میں چوہوں نے فورگن کو ہلاک کر دیا وہ مسلسل فورگن کو نوچ نوچ کر کھا رہے تھے۔ فورگن نے جس طرح سے تاشار قبیلے والوں کو ہلاک کیا تھا اسی طرح اسی کے زہریلے اور آدم خور چوہوں نے اسے نوچ کھایا تھا۔

جب فورگن ہلاک ہو گیا تو ٹارزن نے نیزے اور خنجر سے ان چوہوں کو ہلاک کرنا شروع کر دیا۔ ٹارزن نے ڈبوں میں موجود باقی زہریلے چوہوں کا بھی خاتمہ کر دیا تھا۔

جن چوہوں نے تاشار قبیلے کے وحشیوں کو ہلاک کیا تھا اور وہ جنگل میں جا کر چھپ گئے تھے ان کی تلاش

کے لئے ٹارزن نے اپنے جنگل کے سیاہ عقابوں کو بلا لیا تھا جو سفید چوہوں کے سب سے بڑے دشمن تھے۔ وہ جنگل میں نہ صرف ان چوہوں کو تلاش کر سکتے تھے بلکہ انہیں ہلاک کر کے کھا بھی سکتے تھے۔ اس لئے ٹارزن بے فکر تھا کہ جنگل میں جانے والے سفید زہریلے سفید چوہے دوسرے قبیلوں کے وحشیوں کو نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔

ختم شد









بچوں کے لئے دلچسپ اور خوبصورت کہانیاں









بچوں کے لئے دلچسپ اور خوبصورت کہانیاں







